مُناظرہ

اِمام جعفر بن محمد الصادق قدس سرہ العزیز

افادات

مفکرِ اسلام کنز العلماء بحر العلوم

مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز

5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

042-37115771-2, 0315 / 0321 - 9407699

مُناظرہ
امام جعفر بن محمد الصادق
قدس سرہ العزیز

افادات
مفکر اسلام کنز العلماء بحر العلوم
مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771-2, 0315 / 0321 - 9407699

انتساب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ
سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْمَعْصُوْمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بندۂ ناچیز اپنی اس کاوش کو

سیدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سلام اللہ علیہا

کی ذات گرامی کی طرف منسوب کرتا ہے

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے درجات مزید بلند فرمائے اور آپ کے طفیل بندۂ ناچیز اور تمام اراکین تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ و تحریک صراط مستقیم کو زیادہ سے زیادہ آپ سے فیضیاب فرمائے۔ آمین

والسلام مع الاکرام
محمد اشرف آصف جلالی
۰۷ ذی الحجہ ۱۴۴۳ھ
بمطابق 7 جولائی 2022ء

نام کتاب	مُناظرۂ امام جعفر بن محمد الصادق
از افادات	مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی
مرتب	شعبہ تحقیق و تدوین مرکز صراط مستقیم
تخریج و تہذیب	مولانا مفتی محمد عرفان علی جلالی مرکز صراط مستقیم
باہتمام	شیخ محمد سرور اویسی، محمد آصف علی جلالی
صفحات	128

جملہ حقوق محفوظ ہیں

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	پہلے اسے پڑھیں	5
2	**مناظرہ امام جعفر صادق** رضی اللہ عنہ **پہلا حصہ**	8
3	خوف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	13
4	رافضی کی پہلی دلیل	14
5	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب	15
6	رافضی کی دوسری دلیل	16
7	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب	16
8	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بے خوف ہونے پر دلیل	19
9	رافضی کی تیسری دلیل	20
10	شجاعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	22
11	سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کا سا کام کیا	28
12	رافضی کی چوتھی دلیل	31
13	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب	32
14	انفاق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	33
15	خدا رضائے صدیق چاہتا ہے	34
16	**مناظرہ امام جعفر صادق** رضی اللہ عنہ **دوسرا حصہ**	37
17	رافضی کی دلیل نمبر سات	39
18	سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	46
19	اشجع الناس کون؟	48

20	رافضی کی آٹھویں دلیل	51
21	رافضی کی نویں دلیل	55
22	رافضی کی دسویں دلیل	57
23	رافضی کی گیارہویں دلیل	62
24	بارہویں دلیل	66
25	تیرہویں دلیل	68
26	گستاخ رسول کا حکم	70
27	**مناظرہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تیسرا حصہ**	72
28	رافضی کی تیرہویں دلیل	75
29	رافضی کا سوال	77
30	رافضی کا ایک اور سوال	80
31	امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استدلال	81
32	دیہاتیوں کے لیے دین فہمی	84
33	شان صحابہ سے جلنے والے کا انجام	86
34	ترتیب خلافت وشان خلفائے اربعہ	88
35	رافضی کی رافضیت سے توبہ	98
36	مخالفت خلفائے ثلاثہ پہ موت کا انجام	100
37	امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نسبت	103
38	حذہ مناظرۃ جعفر بن محمد الصادق رضی اللہ عنہ مع الرافضی	110
39	مخطوطہ مناظرہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	121

پہلے اسے پڑھیں

امام اہل سنت مجدد دین وملت حامئ سنت ماحئ بدعت باعث خیر وبرکت حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن محدث بریلی فرماتے ہیں کہ

جانا جس نے جانا اور فلاح پائی اگر مانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جانے کہ حضرت سید المؤمنین امام المتقین عبداللہ بن عثمان ابی بکر صدیق اکبر وجناب امیر المؤمنین امام العادلین ابو حفص عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما وارضاھما کا جناب مولی المؤمنین امام الواصلین ابو الحسن علی بن ابی طالب مرتضیٰ اسد اللہ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بلکہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے افضل وبہترین امت ہونا مسئلہ اجماعیہ ہے۔

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ سادات امت ومقتدایان ملت وحاملان...... ناصران بزم رسالت ہیں، قرآن مجید خود صاحب قرآن کی زبان سے سنا اور اسباب فضل وکرامت کو بچشم خود مشاہدہ کیا، دربار در بار نبوت میں لوگوں کے قرب ووجاہت اور اس میں باہمی امتیاز وتفاوت سے جو آگاہی انہیں حاصل دوسرے کو میسر نہیں، بالاتفاق انہیں افضل امت جانتے اور ان کے برابر کسی کو نہ مانتے یہاں تک کہ جب زمانہ فتن آیا اور بدعات واہوا نے شیوع پایا شیعہ شنیعہ وبعض دیگر اہل بدعت نے خرق اجماع کیا، شق عصائے مسلمین کا ذمہ لیا مگر یہ فرقہ حقہ وطائفہ ناجیہ کہ اہلسنت وجماعت جن سے عبارت قرناً فقرناً وطبقۃً فطبقۃً اس مسئلہ پر متفق اللفظ رہا۔!

امام اہل سنت کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر دور میں قطعی اجماعی عقیدہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) مطلع القمرین، باب اول، الفصل الاول فی الاجماع، صفحہ: 134، مکتبہ امام اہل سنت، 2013ء۔

پر آئمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بھی فرمان عالی شان لبریز بعلم وحکمت وعرفان موجود اور لائق بیان ہیں۔

اس سلسلہ میں سیدنا وسندنا وامامنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک رافضی کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ وہ رافضی حب مولا علی مرتضیٰ اسد اللہ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ کی چادر اوڑھ کر افضلیتِ اصدق الصادقین سید المتقین کا منکر تھا۔

امام علم وحکمت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ نے اس کے دلائل کا ردِ بلیغ فرمایا اور اس کو دعوتِ توبہ دی لہذا وہ حضرت سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دلائل سن کر تائب ہو گیا اور افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قائل ہو گیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

اس مناظرہ کو آسان فہم کر کے عوام تک پہنچانے کی سعی جمیلہ پیر طریقت، رہبر شریعت، جامع المنقول والمعقول، حاوی الفروع والاصول، بحر العلوم، کنز العلماء،

مفکر اسلام، عظیم مذہبی سکالر، حضرت علامہ مولانا،

ڈاکٹر پروفیسر مفتی **محمد اشرف آصف جلالی صاحب**

حفظہ اللہ تعالیٰ

(خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ مقدسہ بریلی شریف، انڈیا)

نے فرمائی ہے۔ انہوں نے 14 جنوری 2022 اور 21 جنوری 2022، اور 4 فروری 2022، کے خطابات جمعہ میں بیان کر کے ہزاروں لوگوں تک یہ سرمایہ پہنچایا ہے۔ اب الحمد للہ اس کو زیورِ تحریر سے آراستہ کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔

اور آخر میں اس مناظرہ کا عربی متن مع مخطوطات کی تصاویر بھی لاحق کر دی ہیں۔

نوٹ

اس مجموعہ کو کتابی شکل میں پیش کرنے کے لئے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

1۔آپ کے افادات کو باقی رکھتے ہوئے الفاظ کی نوک پلک سنوار کے تحریری انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

2۔تمام آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ کا متن، قرآنی رسم الخط والے سافٹ ویئر سے پیسٹ کیا گیا ہے۔

3۔آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ حتی المقدور کنز الایمان شریف سے لیا گیا ہے۔

4۔اصل ماخذ تک پہنچنے کے لیے آیات مُقدَّسہ، اَحادیثِ مبارکہ، توضیحی عبارات، فقہی جزئیات اور دیگر مواد کی مکمل تخریج کی کوشش کی گئی ہے۔

5۔پروف ریڈنگ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے تاکہ حتی الامکان تحریری غلطی سے بچا جاسکے، مگر پھر بھی بتقاضائے بشریت کمی وبیشی ممکن ہے۔

6۔اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ اگر کوئی فنی غلطی پائیں تو اصلاح کی نیت سے مطلع فرمائیں، ادارہ ان کا شکر گزار ہوگا۔

اس کتاب میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فضل وکرم اور اس کے پیارے حبیب، صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاؤں، اور کنز العلماء، مفکر اسلام امام جلالی صاحب زید مجدہ کی پُرخلوص دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

اور جو بھی خامیاں ہوں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی پاک اور بلند بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور سب مسلمانوں کے لئے ذریعہ نجات بنائے

آمین ثم آمین

بجاہ النبی الکریم الامین علیہ التحیۃ والتسلیم

منجانب: شعبہ تحقیق وتدوین تحریک صراط مستقیم پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناظرہ

امام جعفر الصادق

قدس سرہ العزیز

حصہ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی وَيَسِّرْ لِی أَمْرِی

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِی

رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ورسولا

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لبیک لبیک لبیک یارسول اللہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

وعلی الہ واصحابہ اجمعین اَمَّا بَعْدُ

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ

صَدَقَ اللہُ الْعَظِیم وصدق رسولہ النبی الکریم الامین

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الصلوۃ والسلام علیک یاخاتم النبیین

وعلی الک واصحابک یاخاتم المعصومین

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ واعظم شانہ وجل ذکرہ وعز اسمہ کی حمد وثنا اور سید سروراں، حامی بے کساں، دستگیر جہاں، غم گسار زماں، قائد المرسلین، خاتم النبیین، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد!

رب ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے آج مرکز صراط مستقیم تاج باغ لاہور میں **جمعۃ المبارک** کے موقع پر ہماری گفتگو کا موضوع ہے:

افضلیتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر حضرت امام جعفر صادق کا ایک رافضی سے مناظرہ

اس مناظرے کے نتیجے میں رافضی اپنے رفض سے تائب ہوا اور اس نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا موقف تسلیم کرتے ہوئے حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کو تسلیم کیا۔

اور یہ مناظرہ کتابی شکل میں بھی چھپا ہوا ہے جس کے دو قلمی نسخے مختلف اسناد کے ساتھ اسلامی لٹریچر میں موجود ہیں اور اب یہ کئی سالوں سے چھپ کر اپنی حقانیت کی روشنی لوگوں تک پہنچا رہا ہے۔ اس کے مخطوطات کے ساتھ اس کی اسناد کا بھی تذکرہ ہے اور ابوالقاسم عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن سعید انصاری البخاری نے مکہ مکرمہ میں سبق کے اندر اس کو پڑھایا اور ان کے تلامذہ نے پھر اس کو آگے روایت کیا۔

علی بن صالح اس کے آخری راوی ہیں جو کہتے ہیں:

جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الرَّافِضَةِ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ كَرَّمَ اللهُ وجهه

ایک رافضی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور اس نے آ کر یہ سوال کیا:

یابن رسول الله ﷺ من خیر الناس بعد رسول الله ﷺ؟

اے رسول اکرم ﷺ کے بیٹے رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں سے افضل کون ہے؟

یہ اس نے سوال کیا تو

فقال جعفر الصادق رحمة الله عليه: أبو بكر الصديق رضي الله عنه

حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالی نے جواب میں یہ ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی ذات کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

اور اسی میں ضمناً یہ بھی مراد ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل ہیں یعنی جب مطلقاً یہ ذکر کیا گیا کہ امت کے اندر رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے بعد سب سے افضل کون ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس جواب پر اس نے کہا:

وما الحجة في ذلك؟

آپ نے جو جواب دیا ہے اس جواب پر آپ کی دلیل کیا ہے؟

کس بنیاد پر آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو رسول اکرم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل مانتے ہیں۔ تو آپ نے کہا

قولہ عزوجل: إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ... الخ۔(1)

کنزالایمان: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جہاں سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

یہ آیت پڑھی اور پھر اس سے استدلال پیش کیا اور فرمایا

فمن یکون أفضل من اثنین اللہ ثالثھما؟

جن دو کا تیسرا اللہ ہے ان سے کون افضل ہوگا؟

وھل یکون أحد أفضل من أبی بکر إلا النبی صلی اللہ علیہ وسلم؟

ان دو میں سے افضل بالیقین رسول اکرم ﷺ ہیں تو پھر رسول اکرم ﷺ کے بعد تیسرے نمبر پر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں کہ اللہ کو ایک شمار کر کہ اللہ رب العزت کی ذات ان کے ساتھ ہے اس کے بعد ان دو ذاتوں میں رسول اکرم ﷺ افضل ہیں اور وہ دو ذاتیں جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے وہ سب سے افضل ہیں۔

تو اس بنیاد پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ قطعی طور پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اکرم ﷺ کے بعد افضل ترین ذات ہیں۔

(1) پارہ:10، سورۃ التوبۃ، الآیۃ:40۔

خوف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس بارے میں خصوصی طور پر بخاری مسلم دونوں میں یہ حدیث شریف ہے جس کے اندر اس استدلال کی جھلک موجود ہے۔ یعنی اصل یہ استدلال آیت کے ساتھ حدیث پاک کو ملانے سے ہے کہ جب غار کے اندر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی گود میں سر مبارک رکھا ہوا تھا اور دشمن غار کے منہ پر پہنچ گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں

نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ

تو غار کے منہ پر مجھے مشرکین کے پاؤں نظر آئے۔

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا

تو میں نے کہا کہ ان میں سے کسی نے نیچے اپنے پاؤں کی طرف دیکھا تو ان کی نگاہ ہم تک پہنچ جائے گی، یہ ہمیں دیکھ لیں گے۔

فَقَالَ

تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا

يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔ (۱)

تمہارا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔

تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو تسکین بخشی کہ ہم تنہا نہیں ہیں اگرچہ ہم غار میں دو ہیں لیکن تیسرا اللہ تبارک وتعالی ہے۔ اللہ رب العزت نے ہمیں تنہا نہیں چھوڑا۔ اللہ رب العزت کی معیت ہمارے ساتھ ہے۔

---

(۱) مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، 108/7، الحدیث: 6319، دار الجیل۔
بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ التوبۃ، 1712/4، الحدیث: 4386، دار ابن کثیر۔

معیت سے مراد معیت خاصہ ہے یعنی اللہ رب العزت کی خاص معیت ہمارے ساتھ ہے۔اس طرح اس آیت کے الفاظ اور اس کے مفہوم کے ساتھ حدیث پاک کے الفاظ کو ملا کر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے تین کا قول کیا۔

اور پھر یہ بات بھی یقینی ہے کہ اللہ رب العزت کی ذات گرامی بہت ارفع واعلیٰ ہے اور وہ ذات جن دو کے ساتھ ہے وہ دو افضل ترین ذاتیں ہیں اور ان دو افضل ترین ذاتوں میں سے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں تو آپ یقینا افضل ہیں اس کے بعد پھر نمبر ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔

رافضی کی پہلی دلیل

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے آیت کریمہ اور حدیث پاک دونوں کو ملا کر افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پر یہ استدلال پیش کیا اس پر پھر رافضی نے اعتراض کیا

قال له الرافضی: فإن علی بن أبی طالب علیه السلام بات علی فراش النبی صلی الله علیه وسلم غیر جزع ولا فزع

رافضی نے کہا: حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ ہجرت کی رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر جلوہ گر رہے آپ نے رات رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پاک پہ گزاری جزع فزع کے بغیر

یعنی جس جگہ قریش مکہ نے حملہ کرنا تھا اس بستر پر لیٹنا یہ بڑا بہادری کا کام ہے تو بغیر گھبراہٹ کے حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ اس بستر پہ لیٹے اور رات پوری بسر کی تو اس بنیاد پر حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کا مقام بڑا ہے۔

یہ اس رافضی نے اس دلیل کے جواب میں جو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ پر دی تھی رافضی نے اس کے جواب میں یہ کہا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب

فقال له جعفر: و كذلك أبو بكر كان مع النبي صلى الله عليه وسلم غير جزع ولا فزع.

تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس میں بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی برتری ثابت کی کہ یقینا اس بستر پر لیٹنا بہت بڑا کارنامہ ہے مگر ایک ہے بستر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ایک خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ تو خود ذات رسول کے ساتھ تھے۔ ادھر مولا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ جزع فزع کے بغیر اس بستر پر لیٹے تھے اور رات بسر کی تھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کب جزع فزع کیا تھا؟ کب آپ نے بے صبری کا اظہار کیا تھا؟ آپ نے بھی تو بے صبری تو نہیں کی تھی بلکہ صبر و استقامت کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معیت میں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔

یقینا خاص موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر، سرکار کا بستر وہاں ہونا یہ بڑا مقام ہے لیکن ذات رسول تو بالآخر ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور حفاظت میں آپ سے جدا نہ ہونا، آپ کے ساتھ ساتھ رہنا، بغیر کسی گھبراہٹ، بغیر کسی شکوہ، شکایت اور بغیر آہ و زاری کے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وہاں ساتھ دینا یہ آپ کی افضلیت پر دلالت کرتا ہے۔

رافضی کی دوسری دلیل

جب آپ نے یہ کہا تو

قال له الرجل: فإن الله تعالى يقول بخلاف ما تقول

تو اس رافضی نے کہا کہ آپ جو کہہ رہے ہیں اللہ رب العزت تو اس کے برخلاف کہتا ہے۔

یعنی آپ نے جو دلیل میں کہا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ذات رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ تھے اور آپ بھی جزع فزع نہیں کر رہے تھے۔ تو جزع فزع نہ کرنے پر اس رافضی نے اعتراض کیا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب

جب اس رافضی نے یہ استدلال کر کے اعتراض کیا تو

قال له جعفر: وما قال؟

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اللہ کیا فرماتا ہے؟ کہ جس کے میں برخلاف ہوں

قال: قال الله تعالى (لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا)

تو اس نے کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

{لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا} فلم يكن ذلك الجزع خوفاً؛

غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو کیا یہ جزع نہیں؟

اب اس رافضی نے ساری بحث جزع پہ موقوف کر دی کہ ادھر حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ جزع فزع نہیں کر رہے تھے اور معاذ اللہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ جزع فزع کر رہے تھے۔

یہ اس نے تسلیم کیا کہ ساتھ تو تھے لیکن ڈرے ہوئے تھے، گھبرائے ہوئے تھے اور جزع فزع میں تھے۔ تو فضیلت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی ہوئی۔

اور جزع فزع کیسے ثابت ہوا؟ اس نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ

کہ رسول اکرم ﷺ جب اپنے صاحب کو کہہ رہے تھے نہ غم کرو بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

تو یہ نہ غم کرو کہنے کی نوبت کیوں آئی؟ اس سے اس رافضی کا استدلال تھا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ غم کر رہے تھے تو ان کو رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ

فلم يكن ذلك الجزع خوفاً؟

تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو خوف تھا یہ جزع نہیں بنتا؟

یہ اس رافضی نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کی دلیل کا رد کرنے کے لیے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے جزع کا ثبوت دینے کے لیے استدلال پیش کیا۔

قال له جعفر: لا

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یہاں سے جزع ثابت نہیں ہوتا۔

کیوں ثابت نہیں ہوتا؟ کہتے ہیں

لأن الحزن غير الجزع والفزع

حزن اور چیز ہے اور جزع اور فزع اور چیز ہے۔

اس پر امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

کان حزن أبی بکر أن یقتل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ولا یدان بدین اللہ فکان حزن علی دین اللہ وعلی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یکن حزنہ علی نفسہ

اپنی جان کے خطرہ پر جو غم ہوتا ہے وہ جزع فزع ہوتا ہے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنی جان کا کوئی غم نہیں تھا کہ میری جان چلی جائے گی۔

کان حزن أبی بکر أن یقتل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ولا یدان بدین اللہ

حزن اس پہ تھا کہ سرکار نے ابھی سارا دین پھیلانا ہے اور اس سے پہلے ہی وقت شہادت آ گیا ہے کہ لگتا اس طرح ہے کے دشمن غار کے منہ پہ پہنچ آئے ہیں۔
وہ کس لیے غمگین تھے؟ کہ

فکان حزن علی دین اللہ

کہ انہیں غم دین کے لیے تھا کہ دین کا کیا بنے گا؟

وعلی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انہیں حزن تھا رسول پاک ﷺ کی ذات گرامی کے لحاظ سے کہ میں اکیلا امت کے ایک نمائندہ کے طور پر آپ ﷺ کے ساتھ ہوں اور اگر خدا نہ کرے رسول اکرم ﷺ کو کچھ ہو گیا تو قیامت تک کی امت کا مجھ سے سوال ہو گا کہ آپ ساتھ تھے تو ایسا ہوا، اگر ہم ساتھ ہوتے تو بچا لیتے۔ آپ کی وجہ سے رسول پاک ﷺ شہید ہو گئے تو یہ انہیں غم لاحق تھا۔

انہیں اپنے اوپر کوئی غم یا اپنی فکر نہیں تھی جسے جزع کہا جائے بلکہ ان کو دین مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور ذات مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں گہری فکر تھی۔ اس لیے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فکر مند ہوئے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تشویش ہوئی اور اس پر رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دلاسہ دیا کہ

لَا تَحْزَنْ

آپ فکر نہ کریں رب مجھے بھی محفوظ رکھے گا، دین بھی پورا ہوگا

اس واسطے تم اس کو جزع فزع نہیں بنا سکتے۔ یہ تو ان کا دین کے لیے پیار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے ساتھ عشق تھا۔

اور ظاہر ہے اس وقت بڑی امانت کے امین بنے ہوئے تھے انہیں تشویش ضرور لاحق ہونی چاہیے تھی اور ہوئی بھی اور پھر رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے آگے سے انہیں تسکین دی۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بے خوف ہونے پر دلیل

تو یہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دلیل پیش کی کہ انہیں اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں تھی، اپنی شہادت سے وہ بالکل خائف نہیں تھے

كيف وقد ألسعته أكثر من مئة حريش فما قال: حس ولا ناف

کہتے ہیں وہ بندہ اپنے بارے میں کیا ڈرے گا، اپنے لحاظ سے اس کو موت کا کیا خطرہ ہوگا کہ جس کو سانپ نے سو سے زائد بار ڈنگ مارا اس نے آگے سے سی تک نہیں کی۔

اس کے بارے میں تم کیسے کہہ سکتے ہو وہ جزع فزع کرے گا!

جزع فزع کرنی ہوتی تو سانپ دیکھ کر چیخیں شروع کر دیتے معاذ اللہ یا پھر ایک

بار کاشا تو ہٹا دیتے یا دو بار کاشا تو آواز کو بلند کرتے جبکہ وہاں انہوں نے سی بھی نہیں کی۔ امام جعفر نے یہ لفظ بولے کہ

فما قال: حس ولا ناف

یہ عربی زبان میں سی کرنے کو کہتے ہیں۔

تو ایسا ہرگز نہیں کہ انہیں اپنی فکر ہو، یقینا فکر لاحق تھی انہیں دین کے مکمل ہونے کی فکر تھی اور انہیں اندیشہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لحاظ سے تھا اور وہ معیوب نہیں۔

اس بنیاد پر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ وہ ایک تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف بستر یا گھر یا امانتوں کی نگہبانی میں ہی نہیں تھے خود ذات رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی اور حفاظت میں تھے اور پھر جزع فزع بھی نہیں تھا اس لحاظ سے وہ اپنی جان وارنے کے لیے مکمل طور پر تیار تھے اور یہ ان کی افضلیت کی دلیل ہے۔

رافضی کی تیسری دلیل

اس پر پھر رافضی نے موضوع بدلا اور اپنی طرف سے اس نے مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی افضلیت پر ایک علیحدہ دلیل پیش کی اس نے کہا

فان اللہ تعالی قال: إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

اللہ رب العزت فرماتا ہے؛ تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے.

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ۔[1]

کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں

تو اس نے کہا کہ

نزل فی علی بن أبی طالب حین تصدق بخاتمہ وھو راکع

یہ آیت حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ اور اس وقت نازل ہوئی جس وقت آپ حالت رکوع میں تھے اور سائل نے آ کے سوال کیا اور آپ نے اپنی انگوٹھی حالت رکوع میں ہی صدقہ کردی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَهَا فِیَّ وَفِیْ اَهْلِ بَیْتِ

اللہ کی ساری تعریف ہے جس نے یہ آیت میرے اور میرے اہل بیت کے بارے میں نازل کی۔

اس رافضی نے حضرت مولا علی کی افضلیت پر یہ استدلال پیش کیا۔

فقال لہ جعفر

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کا جواب دیا

اور اس جواب میں اس آیت کے لحاظ سے حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت مانی کہ یہ آیت واقعی مولا علی کے بارے میں اتری اور اس کی نفی نہیں کی۔ اگر چہ اس آیت میں ابھی دو جدا رائے ہیں لیکن آپ نے اس کی وضاحت اس طرح کی آپ نے فرمایا کہ

(1) پارہ:6، سورۃ المائدۃ، الآیۃ:55۔

الآیۃُ التی قبلَھا فی السورۃِ اعظمُ منھا

اس سے پہلے والی آیت میں اس سے بھی بڑی شان ہے

پھر آپ نے وہ آیت پڑھی جو سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 54 ہے

قال اللہ تعالی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ [۲]

کنزالایمان: اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔

اور اس سے آپ نے پھر استدلال کیا کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ

اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا

فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ

تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا

یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ

اللہ ان سے محبت کرتا ہے وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

اللہ ان کا محبوب ہے وہ اللہ کے محبوب ہیں۔

شجاعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا

وکان الارتداد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

(۲) پارہ:6، سورۃ المائدۃ، الآیۃ:54۔

ارتدت العرب بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم

بہت سے عرب مرتد ہوئے

واجتمعت الكفار بنهاوند

نہاوند ایک جگہ ہے جو کہ فارس کے شہروں میں ایک شہر ہے یعنی جو عراق، ایران کی اس وقت کی سرحد تھی وہاں پر کفار اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ

الرجل الذين كانوا يتنصرون به...... قد مات

مسلمانوں کی جو پاور تھی، جس ذات کی بنیاد پر مسلم چل رہے تھے وہ دنیا سے تشریف لے گئے اب ان کی پاور ختم ہو چکی ہے۔

حتى قال عمر رضی الله عنه

یہاں تک کہ اتنا ارتداد تھا یعنی لوگ جو منکرین زکوۃ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا

اقبل منهم الصلاة، ودع لهم الزكاة

زکوۃ نہیں دیتے تو نہ دیں آپ ان سے صرف نماز ہی قبول کرلو۔

یعنی جب شدید ترین حالات تھے تو کہا

يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!

ارْفُقْ بِالنَّاسِ!

آپ کچھ نرمی کریں ان کے ساتھ سختی نہ کریں۔

---

(۱) المجالسة وجواهر العلم، لابی بکر احمد بن مروان المالکی، (المتوفی 333ھ) 5\380، الحدیث: 2238، دار ابن حزم۔
شرف المصطفیٰ، باب ذکر الہجرۃ وحدیث الغار، 2\345، دار البشائر الاسلامیہ، مکہ، 1424ھ۔
تاریخ مدینۃ دمشق، حرف العین، عبداللہ یقال عتیق بن عثمان، 30\160، دار الفکر، 1415ھ۔

کلمہ تو پڑھتے ہیں اگر چہ زکوۃ نہیں دیتے تو نہ دیں نماز تو پڑھتے ہیں۔ یہ لہجہ تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

تو حضرت امام جعفر صادق کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا کہ

لو منعونی عقالا مما کانوا یؤدون إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علیہ

اگر باقی زکوۃ دے کر صرف وہ رسی جس سے یہ جانور کو باندھتے تھے وہ نہیں دیں گے میں پھر بھی ان کے خلاف لڑائی کروں گا۔

تم تو کہتے ہو نا کہ پوری زکوۃ ہی نا دیں تو میں ان کو چھوڑ دوں، صرف نماز پہ اکتفاء کر لوں۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ میں نے جو خلافت نبھانی ہے اس خلافت میں میں نے دین میں تھوڑی سی بھی کمی نہیں ہونے دینی چونکہ رسول پاک ﷺ کے عہد ظاہری کے اندر یہ رسی بھی ساتھ دیتے تھے اور اب اگر زکوۃ کا جانور تو دیں مگر رسی نہ دیں تو میں اس کے خلاف بھی ان سے جہاد کروں گا، قتال کروں گا۔

یعنی وہ جو جہاد بالسیف ہوتا ہے وہ مراد ہے۔ یہ بالخصوص قابل توجہ الفاظ ہیں ورنہ ویسے تو ہزاروں کتابوں میں اس مناظرے کا ذکر ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان منکرین زکوۃ کے مسئلے پر ہوا تھا۔ وہ کہتے تھے نرمی کرو اور آپ نے کہا کہ نرمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بالآخر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مان گئے۔

اور پھر ایسا مانا کہ کہا کرتے تھے میری پوری زندگی کی فتوحات اور جو کچھ

میرے پاس ہے اس کے بدلے اگر اللہ تعالیٰ مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک دن کی نیکی دے دے تو میں سمجھوں گا مجھے بڑا فائدہ ہو۔

اور وہ کون سا دن ہے؟ جس دن حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فتوی دیا تھا کیونکہ اگر اس دن وہ میری بات تسلیم کر جاتے تو دین اسی دن ختم ہو جاتا۔ چھٹیاں لینے والے لوگ چھٹیاں لیتے چلے جاتے اور انہوں نے مستقل مزاجی کے ساتھ واقعی ثابت کیا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں۔

اس بنیاد پر وہ دن بڑا عظیم دن تھا۔ تو یہاں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الفاظ انوکھے پیش کیے کہتے ہیں

ولو اجتمع علی عدد الحجر والمدر والشوك والشجر والجن والإنس لقاتلتهم وحدی

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے مسترد کر دی اور فرمایا کہ کوئی زکوۃ کے پیسوں میں سے ایک پیسہ بھی کم کرے یہ تو دور کی بات ہے میں رسی بھی کم نہیں کرنے دوں گا۔ پورے دین پر عمل کراوں گا۔

اور یہ بات ہمارے اصول میں بعد میں آئی کہ اصول دین میں سے کوئی ایک کا منکر ہو جائے تو سارے دین کا ہی انکار ہو جاتا ہے یعنی ایمان تجزی کو قبول نہیں کرتا کہ کہا جائے پونا مومن ہے یا آدھا مومن ہے نہیں بلکہ ایمان ہے تو سارا ہے، نہیں تو سارا نہیں۔

اگر ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرلے تو نہ اس کی نماز نماز ہے، نہ اس کا روزہ روزہ ہے، نہ اس کا حج حج ہے، نہ زکوۃ زکوۃ ہے، نہ کلمہ کلمہ ہے کیونکہ اس

نے ضروریات دین میں سے ایک کا انکار کر دیا۔

تو زکوۃ ضروریات دین سے ہے۔ جب انہوں نے انکار کیا تھا تو نماز کا حوالہ کیوں دے رہے ہو؟ نماز نماز ہی نہیں رہی۔ نماز قبول ہی نہیں اس مناظرے پر پوری امت کو یہ اصول ملے۔

تو امام جعفر صادق کی روایت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو جواب میں لفظ بولے ان سے آپ کی جرأت و بہادری کا اظہار ہوتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اب صرف علمی طور پر بات ہی نہیں کرنی تھی، آگے حالات کا سامنا بھی کرنا تھا کیونکہ اگر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے نہیں نکلتے تو پھر حضرت سیدنا صدیق اکبر کو ہی حالات کا سامنا کرنا تھا۔ ویسے تو یہ ہوا نا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قائل ہو گئے لیکن اگر عمر جیسا انسان جو سیکنڈ قیادت ہے وہ بھی ابھی اڑے ہوئے ہیں تو پھر ساتھ کون دے گا؟

تو اس موقع پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

ولو اجتمع علی عدد الحجر

اس دنیا میں جتنے پتھر ہیں اتنے منکر زکوۃ اکٹھے ہو کے آ جائیں

میرے اتنے دشمن ہوں جتنے پتھر ہیں

والمدر

جتنے مٹی کے ڈھیلے ہیں

والشوک والشجر

جتنے درختوں پہ کانٹے ہیں

والجن والانس

کائنات میں جتنے جن ہیں اتنے دشمن آجائیں۔ کائنات میں جتنے انسان ہیں اتنے دشمن آجائیں

سوچیے کہ پھر دشمنوں کی کتنی بڑی Gathering (اجتماع) ہوگی؟ فرمایا

لقاتلتهم وحدی

عمر میں تجھ کو نہیں بلاوں گا میں اکیلا لڑوں گا۔

میں تم جماعت صحابہ میں سے کسی ایک کو بھی نہیں بلاوں گا یعنی یہ کہوں کہ چلو میرے ساتھ مل کے اسلام کے دشمنوں کے ساتھ لڑیں، نہیں میں اکیلا لڑوں گا یہ امام جعفر صادق نے رافضی کے سامنے پڑھا اور ساتھ فرمایا کہ

وكانت هذه الآية أفضل لأبي بكر

جو تم نے حضرت مولا علی کے بارے میں پڑھی

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ

ٹھیک ہے یہ ان کی شان ہے لیکن یہ آیت

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ

اور یہ آیت

مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ

رسول پاک ﷺ کے بعد یہ پہلا ارتداد تھا اور پہلے ارتداد میں دین کے رکھوالے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔

اس پر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ کہا کہ یہ آیت جواب میں پڑھ رہا ہوں یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں یقینی طور پر ہے اور اس آیت سے

شان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جو شان مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی آیت سے کئی گنا بڑی ہے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کا سا کام کیا

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے لہٰذا میرا دعوی پھر بھی ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول پاک ﷺ کے بعد سب سے افضل ہیں۔

اسی چیز کو پیر سید مہر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب تصفیہ کے اندر بھی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کو بیان کرتے ہوئے لکھا۔ بالخصوص یہ جو موقع تھا ارتداد کا اس ارتداد کے موقع کی وضاحت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ چیز لکھی جو امام جعفر صادق نے اپنے مناظرے میں پیش کی

تصفیہ مابین سنی وشیعہ کے صفحہ نمبر 19 پر آپ لکھتے ہیں کہ

"ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں میں نے ابوحفص سے سنا کہتا تھا بعد از پیغمبر ﷺ کوئی شخص ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل نہیں کیونکہ اس نے مقاتلہ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے"۔[1]

یہ لفظ جو کہے کہ نبی کا سا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی تھے نہیں مگر کام نبی کا سا کیا ہے اس کام کے کرنے میں نبیوں کو اپنے موقف پر اتنی قطعیت ہوتی ہے چونکہ ان پر وحی آئی ہوتی ہے اور یہ ہیں غیر نبی۔ وحی کا دروازہ بند ہو چکا تھا مگر ڈٹ اس طرح گئے، اتنی قطعیت کے ساتھ کہ عمر جیسا بندہ ہلا نہ سکا۔

---

(1) تصفیہ مابین سنی وشیعہ، صفحہ: 31، درگاہ عالیہ گولڑہ شریف اسلام آباد، سن اشاعت، جون 2021ء۔

اس واسطے پیر مہر علی شاہ صاحب نے یہ لکھا کہ یہ قول حضرت ابو حفص کا ہے
بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی شخص ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے افضل نہیں"
یہ امتحان سے ثابت ہوا کہ افضل نہیں
"کیونکہ اس نے "یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے" مقاتلہ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے۔ غزوہ بدر اور حدیبیہ وغیرہ کے بعد یہ جہاد بالمرتدین عظیم الشان واقع ہوا ہے۔ اس کی عظمت کے مقابلہ میں مومنوں کو تسلی دی گئی ہے کہ خبر دار اس فتنہ ارتداد سے گھبرانا نہیں۔

تو یہاں

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ

والی آیت لکھ کر پھر لکھتے ہیں:

"بنظر انصاف اگر دیکھا جائے تو اس وعدہ کا مصداق صدیق اکبر ہی تھے۔[1]

وہ جو حضرت امام جعفر صادق نے آیت پڑھی

مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ۔[2]

یہ وعدہ ہے کہ اللہ ایک قوم لائے گا۔ اس وعدہ کا مصداق صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہی تھے"

کہ اگر لوگ مرتد ہوئے تو اللہ ایک قوم لائے گا۔ وہ کون سی قوم ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

---

(۱) تصفیہ مابین سنی وشیعہ، صفحہ:32، درگاہ عالیہ گولڑہ شریف اسلام آباد، سن اشاعت، جون 2021ء۔

(۲) پارہ:6، سورۃ المائدۃ، الآیۃ:54۔

" کیونکہ بعہد نبوی ﷺ بھی اتنی فوج جمع ہو کر مرتدین کے لیے نہیں گئی اور عہد صدیقی اور فاروقی کے بعد بھی اتنی جمعیت میں افواج مرتدین کے مقابلہ میں کبھی نہیں نکلیں "۔[3]

تو یہ ایک موقع تھا جب مرتدین کے خلاف اتنی بڑی فوج نکلی اور وہ نکلی تب جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈٹ گئے اور فرمایا کہ اگر پتھروں جتنے، جنوں جتنے، ساری کائنات کے درختوں جتنے دشمن آ جائیں میں اکیلا لڑوں گا تو سارے صحابہ پھر ساتھ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

تو یہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ یہ ان کا کام ہی ہے کہ انہوں نے مقابلہ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے۔

اور مزیدار بات یہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو پہلے استدلال ذکر کیا گیا، اسی استدلال سے حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی استفادہ کیا۔

اب چونکہ یہاں رافضی اپنا پورا زور لگا رہا تھا مگر مقابلے میں بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جو یہ فرماتے تھے

كان يقول ولدني أبو بكر مرتين۔[4]

ابو بکر صدیق تو میرے دوہرے باپ ہیں۔

(۳) تصفیہ ما بین سنی و شیعہ، صفحہ: 32، درگاہ عالیہ گولڑہ شریف اسلام آباد، سن اشاعت، جون 2021ء۔

(۴) تہذیب الکمال لیوسف المزی، باب الجیم، من اسمہ جعفر و جمیل، 75\5، موسسۃ الرسالۃ

تہذیب التہذیب لابن حجر، حرف الجیم، من اسمہ جعفر، 88\2، دار الفکر، بیروت۔

رافضی کی چوتھی دلیل

پھر رافضی نے حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت کے بارے میں ایک اور آیت پیش کی کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً

نزلت فی علی علیہ السلام

کنزالایمان:

وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر

نزلت فی علی علیہ السلام

یہ آیت حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

کان معه أربعة دنانیر

اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس صرف چار دینار تھے

فأنفق دینارا باللیل

ایک دینار رات کے وقت خرچ کیا،

ودینارا بالنهار

دوسرا دن کے وقت خرچ کیا،

ودینارا سرا

تیسرا دینار چھپا کر خرچ کیا

ودینارا علانیة

چوتھا ظاہرا خرچ کیا

فنزلت فيه هذه الآية.

تو یہ آیت آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جواب

فقال له جعفر عليه السلام: لأبي بكر رضي الله عنه أفضل من هذه في القرآن

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ یہ جو تو نے بیان کیا وہ برحق ہے۔ ان کی شان میں یہ آیت اتری ہے لیکن تم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ والی کیوں نہیں پڑھتے؟ جس آیت میں اس سے بڑی شان ذکر ہے وہ کیوں نہیں پڑھی؟

اب اس رافضی نے اپنے طور پر تیاری تو کی ہوئی تھی اور اچانک آ دھمکا اور اچانک آ کر سوال کرنے شروع کر دیے اور امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ جو حکمت کا سمندر تھے اور حق کو ظاہر کرنے کے لیے انہوں نے فوراً اس کے سامنے یہ امور رکھے اور کہیں پھر وہ آگے سینہ زوری کر کے بڑھ نہیں سکا پھر رستے ہی بدلتا رہا۔ اگر یہ دلیل ٹھیک نہیں تو پھر یہ دلیل دیکھو، پھر یہ دلیل دیکھو یہ دلیل ہے اور بالآخر تائب ہوا اور اس موقف کو تسلیم کیا جو امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کا موقف ہے تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا

لأبي بكر رضي الله عنه أفضل من هذه في القرآن

قال الله تعالى: وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ○ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ○ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ○ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ○ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ○.[1]

(1) پارہ: 30، سورۃ اللیل، الآیات: 1 الی 6۔

یہاں تک پڑھ کے کہتے ہیں

اَبُو بَکْرٍ

امام جعفر صادق نے کہا یہ

صدق بالحسنی

کون ہے؟ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یعنی

مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی اَبُو بَکْرٍ

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اَبُو بَکْرٍ

فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی اَبُو بَکْرٍ

وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقٰی اَبُو بَکْرٍ

الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی اَبُو بَکْرٍ۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی ○ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْہِ رَبِّہِ

الْاَعْلٰی ○ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی۔[1]

اَنْفَقَ مَالَہٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا

کہا ادھر چار دینار خرچ کیے ہیں اور ان کی شان بڑی ہے۔

انفاق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور ادھر کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو چالیس ہزار دینار اپنے محبوب علیہ السلام کے قدموں میں نچھاور کیے ہیں۔

اس طرح کر کے ایک ایک آیت کے اندر جو فضیلت تھی اور اس کے اندر ان گنت

(۱) پارہ:30، سورۃ اللیل، الآیات، 19 الی 21۔

جزئیات تھے آپ نے ان سب کو اس قدر خوبصورت انداز میں پیش کیا اور تفسیر میں تعین کرتے گئے کہ وہ کون ذات ہے کہ جس کے بارے میں یہاں اللہ تعالی فرما رہا ہے؟ تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کے اندر پانچ مرتبہ لفظ ابوبکر بولا ذکر فرمایا۔

یعنی اس انداز میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جوتو نے آیت پڑھی تھی وہ برحق ہے اور اس میں مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ہے لیکن یہ بھی تو پڑھو جس میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت ذکر ہے۔

تو اس بنیاد پر آپ نے اسے مبہوت کیا اور یہ واضح کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو رب ذوالجلال نے کس قدر شان و مرتبہ عطا کیا

اور ابھی اس دلیل کے اندر **الفًا** کا ذکر ہے، درھم کا ذکر نہیں۔ بطور فرض اگر اس سے مراد چالیس ہزار درہم بھی ہو تو بہت بڑی Amount (رقم) ہے دینار تو مزید زیادہ قیمت کے ہوتے ہیں وہ تو مزید ایک تحفہ ہوگا سرکار دو عالم ﷺ کے لیے۔ تو حضرت امام جعفر فرماتے ہیں کہ

حتی تجلل بالعباء

یہاں تک کہ کچھ پاس نہ بچا بوری پہن لی۔

خدا رضائے صدیق چاہتا ہے

جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے بوری پہنی تو اللہ تبارک وتعالی نے حضرت جبرائیل علیہ لسلام کو بھیجا حالانکہ وہ دلوں کے بھید جانتا ہے مگر قیامت تک یہ بات واضح کرنا مقصود تھی کہ میرے محبوب کے صدیق کی شان کیا ہے؟

تو جبرئیل علیہ السلام آ گئے

فقال الله العلى الأعلى يقرئك السلام

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر کہا اللہ علی الاعلی آپ کو سلام کہہ رہا ہے

ويقول: اقرأ على أبي بكر مني السلام

اللہ فرمارہا ہے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف سے ابوبکر کو سلام دے دو

وَقُلْ لَهُ

اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ابوبکر صدیق سے پوچھو

اراضٍ انت عني في فقرك هذا

اس فقر میں مجھ پر راضی تو ہو

یعنی چالیس ہزار درھم دینار تو محبوب علیہ السلام کے لیے پیش کر دیے اور گھر کا سب کچھ کپڑے تک بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نثار کر دیا اور خود بوری پہن لی تو ابوبکر کیا دل سے راضی تو ہونا۔

نوٹ: اللہ تعالی دل تو جانتا ہے لیکن امت پر اظہار تب ہی ہوا جب رب تعالی نے پوچھا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے سے یہ سوال کیا کہ ایک بندہ کر تو بیٹھتا ہے کبھی دل میں خیال آتا ہے کہ سب کچھ ہی میں دے بیٹھا ہوں تو اپنے پیارے صدیق سے تو پوچھو

اراضٍ انت عني في فقرك هذا

اے ابوبکر اپنے اس فقر میں مجھ پہ تم راضی ہو یا ناراض ہو؟

وہ جانتا ہے دل کے راز پھر بھی پوچھ رہا ہے۔

یہ ہے مقامِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رب تعالیٰ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ذریعے پچھوار رہا ہے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کس قدر محبوبیت ہے کہ رسول پاک ﷺ پوچھ رہے ہیں ابوبکر میرا رب پوچھ رہا ہے کہ تم خوش تو ہو؟

فقال::: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا

أسخط علی ربی عز وجل؟

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے رب سے ناراض ہو جاؤں؟

یہ استفہامی انداز میں کہا پھر فرمایا کہ

أنا عن ربی راض، أنا عن ربی راض، أنا عن ربی راض

تین بار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تو اپنے رب سے راضی ہوں، میں تو اپنے رب سے راضی ہوں، میں تو اپنے رب سے راضی ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اعلان کیا تو حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

وَوَعَدَهُ اللّٰهُ أَنْ يُرْضِيَهُ

اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ بھی آپ کو راضی کرے گا۔

یہ مناظرے کہ اندر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کے مقابلے آیات بیان کر کے اس کی وضاحت کی کہ اے رافضی جو تم نے مولا علی کی شان میں آیتیں پڑھیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے قرآن میں افضلیت اس سے کہیں زیادہ ہے۔

یہ ابھی تک چھ سوالات و جوابات ہوئے ہیں۔ اس مناظرہ کا یہ پہلا پارٹ ہے۔ ان شاء اللہ اگلا حصہ اس کا پھر بیان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

وآخر دعوی الحمد للہ رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُناظرۃ

اِمام جعفر الصادِق

قدس سرہ العزیز

حصّہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ورسولا

اللہ اکبر اللہ اکبر لبیک لبیک لبیک یارسول اللہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

وعلی الہ واصحابہ اجمعین اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم الامین

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الصلوۃ والسلام علیک یاخاتم النبیین

وعلی الک واصحابک یاخاتم المعصومین

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ واعظم شانہ وجل ذکرہ وعز اسمہ کی حمد وثنا اور سید سروراں، حامی بے کساں، دستگیر جہاں، غم گسار زماں، قائد المرسلین، خاتم النبیین، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد!

رب ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے جمعۃ المبارک کے موقع پر سیدنا شاہ جلال ریسرچ سینٹر میں آج ہمارا موضوع ہے:

افضلیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک رافضی سے مناظرہ

گزشتہ موضوع کے اندر اس کا پہلا حصہ پیش کیا گیا جس میں رافضی کی چھ دلیلوں کا جواب حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف سے دیا گیا آج اس کا دوسرا حصہ ہے اور انشاء اللہ تیسرے حصے میں یہ جا کر مناظرہ مکمل ہوگا۔

پہلے حصہ میں اس رافضی نے چھ دلیلیں دی تھیں۔ اب ساتویں دلیل سے بات کی جائے گی۔

رافضی کی دلیل نمبر سات

رافضی نے افضلیت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کو ثابت کرنے کے لیے ساتویں دلیل دی اور کہا:

ان اللہ تعالیٰ یقول: اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ۔[1]

(1) پارہ:10، سورۃ التوبہ، الآیۃ:19۔

کنزالایمان: تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرالی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں۔

نزلت فی علی علیہ السلام

تو اس رافضی نے کہا کہ یہ آیت کریمہ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں اتری ہے اور اس شان کی وجہ سے حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پر فضلیت حاصل ہے۔

اب اس کے جواب میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے جو کہا وہ میں ابھی پڑھ کے سناتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے عربی لٹریچر کے اندر مطلقاً اس آیت کریمہ کے لحاظ سے جو دلیل رافضی نے بیان کی کسی مرفوع حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے البتہ اس کو امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالی علیہ سے مرسلا روایت کیا گیا ہے۔

اور اس کو تفسیر عبدالرزاق کے اندر ذکر کیا گیا ہے۔

ویسے جو عموی طور پر مرفوع طریقے سے اس کا شان نزول بیان کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب مسلمان مدینہ منورہ میں تھے اور مکہ مکرمہ میں قریش کا قبضہ تھا تو ابو جہل اور اس کے ٹولے نے یہ کہا کہ ہم اللہ کے زیادہ قریبی ہیں کیونکہ ہم اللہ جل جلالہ کے گھر میں رہتے ہیں، ہم مسجد حرام کے متولی ہیں، حاجیوں کو جو بھی عہد جاہلیت کا حج ہوتا تھا انہیں ہم پانی پلاتے ہیں، مسجد حرام میں کوئی اینٹ لگانی پڑے تو ہم لگاتے ہیں لہذا ہم اللہ جل جلالہ کے زیادہ قریب ہیں۔

اس پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کے رد میں یہ کہا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اگرچہ مدینہ میں رہتے ہیں لیکن وہ ایمان لائے ہیں، وہ جہاد کر رہے ہیں تو تم میں سے کوئی بھی ان کا ہم پلہ نہیں ہے۔

اے قریش! یہ جو مسجد حرام کی اینٹیں لگانا اور حاجیوں کو پانی پلانے کو تم اپنی برتری کے طور پر بتا رہے ہو یہ ہرگز دونوں باتیں آپس میں برابر نہیں ہیں۔ہاں فضیلت وہ ہے کہ اللہ کو ایک مانا جائے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا جائے اور اللہ جل جلالہ کے رستے میں جہاد کیا جائے۔

لیکن جو رافضی نے ذکر کیا اس کا تذکرہ بھی عربی لٹریچر میں محفوظ ہے اگرچہ وہ مرسلا ایک تابعی سے اس کو ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

انها نزلت فی علی و عمه العباس رضی الله تعالی عنهما [1]

یہ آیت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا جان ہیں ان کے بارے میں یہ نازل ہوئی

---

(1) اس مناظرہ کے محقق علی بن عبد العزیز العلی آل شبل نے حاشیہ میں امام عبد الرزاق الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے مذکورہ بالا الفاظ لکھے ہیں جو کہ کافی تلاش و بسیار کے باوجود نہیں ملے۔

(مناظرۃ جعفر بن محمد الصادق مع الرافضی، صفحہ:114، مکتبۃ الرشد، ناشرون)

البتہ تفسیر عبد الرزاق الصنعانی میں درج ذیل الفاظ موجود ہیں

عن الشعبی قال: نزلت فی علی و عباس تكلما فی ذلك۔

(تفسیر عبد الرزاق، سورۃ التوبہ، تحت الآیۃ:19۔ 2/138، دار الکتب العلمیہ۔)

مصنف ابن ابی شیبہ میں درج ذیل الفاظ موجود ہیں۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ: {أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ}

قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ

مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، باب فضائل علی بن ابی طالب، 12/81، الحدیث:32787، دار القبلہ۔

مزید ابن جریر کے حوالے سے اس کی ایک وجہ نزول بیان کی گئی وہ یہ ہے محمد بن کعب القرطبی کہتے ہیں

افْتَخَرَ طَلْحَةُ بْنُ شَيْبَةَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

فخر کیا طلحہ بن شیبہ نے اور حضرت عباس بن عبد المطلب نے اور حضرت عباس بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے۔

یعنی آپس میں تینوں بیٹھے تھے اور آپس میں اپنا اپنا فخر کے طور پر تذکرہ کیا تو حضرت طلحہ بن شیبہ چونکہ اس خاندان سے تھے جن کے پاس کعبے کی چابی تھی تو حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا

أَنَا صَاحِبُ الْبَيْتِ

میں بیت اللہ والا ہوں

مَعِي مِفْتَاحُهُ

میرے پاس اس کی چابی ہے

وَلَوْ أَشَاءُ بِتُّ فِيهِ

میں چاہوں تو رات بیت اللہ کے اندر گزاروں۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اس شان کا ذکر کیا۔اس کے بعد

وَقَالَ الْعَبَّاسُ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا

أَنَا صَاحِبُ السِّقَايَةِ

جو زم زم پانی پلانے کی وزارت ہے وہ میرے پاس ہے

وَالْقَائِمُ عَلَيْهَا

میں اس کا نگہبان ہوں۔ سارا یہ میرے کنٹرول میں ہے

وَلَوْ أَشَاءُ بِتُّ فِي الْمَسْجِدِ

تو میں بھی یہ اختیار رکھتا ہوں میں چاہوں تو رات مسجد حرام میں گزاروں۔

یہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی عظمت بیان کی۔ اس کے بعد

فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا أَدْرِي مَا تَقُولَانِ

آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو؟

لَقَدْ صَلَّيْتُ إِلَى الْقِبْلَةِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ النَّاسِ

میں نے عام لوگوں سے چھ مہینے پہلے اس قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔

آپ نے اپنی اس فضیلت کو بیان کیا اور مزید فرمایا

وَأَنَا صَاحِبُ الْجِهَادِ

میں صاحب جہاد ہوں۔

تو اس شان نزول کے مطابق اس موقع پر یہ آیت

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ [1]

نازل ہوئی۔ یعنی یہ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت میں نازل ہوئی۔

ان دونوں باتوں کو جس کا حوالہ حضرت طلحہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے دیا تھا ایک طرف ذکر کیا گیا اور مقابلے میں حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی افضلیت کا ذکر کیا گیا اور اس طرح مرسلا شان نزول اس آیت کا موجود ہے جس کو رافضی نے اپنی طرف سے بطور دلیل پیش کیا۔

---

(۱) تفسیر ابن جریر، سورۃ التوبہ، تحت الآیات:19، 14/171، الحدیث:16563، موسسۃ الرسالۃ۔
تفسیر ابن کثیر، سورۃ التوبہ، تحت الآیات:19 الی 22، 4/107، دار الکتب العلمیہ۔

تو حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کے شان نزول پر کوئی بحث نہیں کی کہ شان نزول کے لحاظ سے آپ کوئی وضاحت کرتے کہ یہ ثانیاً شان نزول ہے اور اس کا پہلا شان نزول یوں ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر کوئی بحث نہیں کی بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور طریقے سے جواب دیا

فقال له جعفر عليه السلام

حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

لأبي بكر مثلها في القرآن

یہ جس طرح فضیلت تم مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بیان کر رہے ہو اس کی مثل قرآن میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بھی موجود ہے۔

اور اس پر آپ نے یہ آیات پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قال الله تعالى: لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ

تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں

تو فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والوں کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟

أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا

وہ بعد میں خرچ کرنے والوں اور لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں

وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى

اور ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمالیا ہے۔

حسنی میں سارے صحابہ کرام علیہم الرضوان برابر ہیں اور حسنی ہے جنت کہ فتح مکہ سے پہلے جنہوں نے کلمہ پڑھا وہ صحابی بھی جنتی ہیں، فتح مکہ کے بعد جنہوں نے کلمہ پڑھا وہ بھی جنتی ہیں۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيْرٌ ۔[1]

اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔

تو یہ آیت کریمہ پڑھنے کے بعد حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی پھر تشریح کی چونکہ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تو اسی جواز میں ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار بھی انہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ہے جو فتح مکہ سے پہلے کلمہ پڑھا، جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے جہاد کیا، جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے اسلام کے لیے محاذ پر کھڑے رہے تو حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اس آیت کو دلیل بنایا تو اس کی وضاحت اس طرح کی

وكان أبو بكر أول من أنفق ماله على رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأول من قاتل، وأول من جاهد

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے اپنا مال اللہ کے رسول ﷺ کے قدموں پر نچھاور کیا۔

یعنی فتح مکہ سے پہلے اگر چہ بہت سی شخصیات ہیں جنہوں نے اپنا مال اللہ کے رستے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا لیکن ان میں ترتیب ہے کہ کون پہلے نمبر پر مال خرچ کر رہا تھا؟ کون دوسرے نمبر پر خرچ کر رہا تھا؟

کون تیسرے پہ خرچ کر رہا تھا؟ کون چوتھے نمبر پہ خرچ کر رہا تھا؟

اور یہ بہت سے مراحل تھے۔

تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ افضلیت حاصل ہے کہ آپ اس جماعت میں جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا ان میں آپ پہلے نمبر پر ہیں

(1) پارہ:27، سورۃ الحدید، الآیۃ:10۔

وكان أبو بكر أول من أنفق ماله على رسول الله صلى الله
عليه وسلم ،وأول من قاتل،

صرف مال خرچ کرنے کے لحاظ سے ہی آپ کا پہلا نمبر نہیں بلکہ دین متین کے دفاع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کے لیے جس نے سب سے پہلے عملاً جہاد کیا وہ بھی صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

وأول من قاتل،

یہ آپ نے ایک علیحدہ شق بنائی اور

وأول من جاهد

یہ آپ نے علیحدہ شق بنائی۔

یعنی قتال بھی سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے کیا۔

اور جہاد بھی سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے کیا۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پھر اس کی جدا جدا مثالیں دیں کہتے ہیں:

وقد جاء المشركون

مکی زندگی میں مشرکین نے حملہ کر دیا

فضربوا النبي صلى الله عليه وسلم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکر پرنور پر مشرکین نے حملہ کر دیا یہاں تک کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے

وبلغ أبی بکر الخبر

اس وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پاس نہیں تھے۔

مکہ مکرمہ میں کئی دور کسی جگہ پر تھے اور آپ کو خبر پہنچی کہ مشرکین نے حملہ کیا ہے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے ہیں تو

فأقبل یعدو فی طرق مکة

آپ مکہ مکرمہ کی گلیوں میں دوڑتے دوڑتے آ گئے

یعنی جہاں سنا وہیں سے سیدھے اس جگہ کی طرف دوڑتے آ گئے جہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا گیا تھا

یقول

یہ کہہ رہے تھے

ویلکم أتقتلون رجلاً أن یقول ربی اللہ

تم تباہ ہو جاؤ، تم ایسی ذات پر حملہ کر رہے ہو جو یہ کہتے ہیں میرا رب اللہ ہے

ربی اللہ ان کی دعوت ہے، ربی اللہ ان کی صدا ہے اور تم ان پر حملہ کر رہے ہو؟

وقد جاء کم بالبینات من ربکم؟

اور وہ تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نبی بن کے آئے ہیں

فترکوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأخذوا أبابکر فضربوہ

تو جہاں یہ لڑائی ہو رہی تھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے وہاں آ کر جب یہ لفظ بولے

ویلکم

تم تباہ ہو جاؤ، تم کیا کر رہے ہو تو

فترکوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان مشرکوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا

وأخذوا أبا بکر

اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو پکڑ لیا

فضربوہٗ

تو آپ کو مارا

حتی ما تبین أنفہ من وجھہ

اتنا مارا کہ آپ کہ چہرے پر رخسار اور ناک کا فرق ختم ہو گیا۔

یعنی رخسار مبارک اتنے سوج گئے کہ درمیان میں ناک علیحدہ محسوس نہیں ہو رہی تھی، اتنے رخسار بڑھ کر اوپر آ گئے۔

اشجع الناس کون؟

دوسری روایت جو عام عربی لٹریچر میں موجود ہے اس میں ہے کہ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک موقع پر اس کو بیان کیا جب آپ نے پوچھا کہ

من اشجع الناس؟

سب سے شجاع کون ہے؟

تو لوگوں نے کہا آپ سب سے شجاع ہیں۔ تو آپ نے فرمایا

اشجع الناس ابی بکر

سب سے شجاع حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

اور تاریخ الخلفاء وغیرہ میں بھی ذکر ہے۔

اس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو دلیلیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشجع الناس ہونے کے لحاظ سے دیں۔

☆۔پہلی دلیل: عریش بدر کے لحاظ سے دی کہ اس وقت جب کہا گیا کون ہے جو بدر کے اس خیمے کے پاس اکیلا پہرا دے گا؟ تو

فواللہ ما دنی منا احد الا ابو بکر شاھرا بالسیف الی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کی قسم ہم میں سے کوئی آگے نہیں بڑھا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ننگی تلوار لہراتے ہوئے آگے آ گئے اور آپ نے اکیلے اس موقع پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے پہ پہرا دیا۔

☆۔دوسری دلیل: آپ نے یہ مکی زندگی والا واقعہ بیان کیا۔

اور اس میں کہا کہ اس عرب کے ماحول میں مکہ مکرمہ میں کسی اور میں یہ طاقت نہیں تھی کہ وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر کافروں سے بات کرتا اور ان کو مارتا۔ کہتے ہیں:

یضرب ھذا ، ویجا ھذا ، ویتلتل ھذا ،

یضرب ھذا	ھاتھوں سے مارنا اور
یتلتل۔[۱۸]	ٹھڈوں سے مارنا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جونہی پہنچے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو صرف زبان سے ہی نہیں روکا بلکہ کسی کو مکا مار، اکسی کو ٹھڈا مارا۔

(۱) تاریخ الخلفاء، خلافۃ ابی بکر الصدیق، فصل فی شجاعتہ، صفحہ:111، المکتبۃ الحقانیۃ۔
مجمع الزوائد، کتاب المناقب، ابواب مناقب ابی بکر، باب جامع فی فضلہ،9/29، الحدیث:14333، دار الفکر

اور یہ کہنے کہ بعد آپ نے فرمایا:

أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ۔ [٢]

تم ایسی ذات پہ حملہ کر رہے ہو کہ جو اللہ رب العزت کو رب بتاتے ہیں، جو اللہ رب العزت کے رب ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔

تو آگے روایت ایک طرح کی ہے یعنی جو یہاں پر امام جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے میں تو کامیاب ہوئے مگر خود آپ رضی اللہ تعالی پر اتنا تشدد ہوا کہ آپ کا چہرا مبارک سوجھ گیا

وكان أول من جاهد في الله

سب سے پہلے جنہوں نے اللہ کے لیے جہاد کیا وہ بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

وأول من قاتل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار کے خلاف جنہوں نے جہاد کیا وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

اور ساتھ حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسی دلیل میں یہ کہا

وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما نفعني مال كمال أبي بكر

کسی بندے کے مال نے مجھے وہ فائدہ نہیں پہنچایا جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے مال نے مجھے پہنچایا۔

(٢) پارہ:24، سورۃ المومن، الآیۃ:40۔

یہاں تک آپ نے اپنی دلیل مکمل کی اور اس رافضی کو کہا کہ وہ فضیلت تم نے جو بیان کی وہ اپنی جگہ ہے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں اس آیت کریمہ

:لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ.[1]

کے ضمن میں کئی فضیلتیں ہیں جو اولیت پر دلالت کرتی ہیں۔

تم اس کو کیوں Ignore (نظر انداز) کر رہے ہو؟ یہ بھی سامنے رکھو۔

رافضی کی آٹھویں دلیل

رافضی نے اس پر اصرار نہیں کیا۔ اس نے یہ سمجھتے ہوئے کہ میری دلیل سے بڑی دلیل انہوں نے آگے سے بیان کر دی ہے۔ اس نے اپنی اگلی دلیل ذکر کی

قال الرافضي: فان عليا لم يُشرك بالله طرفةَ عينٍ

رافضی نے کہا: مولا علی کی ذات تو وہ ذات ہے جنہوں نے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی شرک نہیں کیا۔

یعنی ساری زندگی جن کی اسلام پہ گزری ہے، کبھی شرک انہوں نے نہیں کیا۔ یہ ان کی فضیلت ہے تو اس پر

قال له جعفر: فإن الله أثنى على أبي بكر ثناءً يغني عن كل شيء

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی وہ شان بیان کی ہے کہ اس شان نے ان کو ہر شان سے بے نیاز کر دیا ہے۔

[1] پارہ:27، سورۃ الحدید، الآیۃ:10۔

کہتے ہیں

قال الله تعالی: ﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ [سورۃ الزمر:33]﴾ محمد ﷺ ﴿وَصَدَّقَ بِهٖ [سورۃ الزمر:33]﴾ ابو بکر رضی الله تعالی عنه وکلهم قالوا للنبی صلی الله علیه وسلم کذبت وقال أبو بکر: صدقت، فنزلت فیه هذه الآیة: آیة التصدیق خاصة

تو حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ قرآن مجید، برہان رشید میں حضرت صدیق اکبر رضی الہ تعالی عنہ کی وہ شان جو رب نے بیان کی جس نے آپکو ہر شے سے بے نیاز کر دیا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ

وہ ذات جو صدق لے کر آئی۔

اور یہ ذات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے

وَصَدَّقَ بِهٖ

اور وہ ذات جس نے اس صدق کی تصدیق کی

ابو بکر

یعنی جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اور صَدَّقَ بِهٖ سے مراد صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

یہ آیت پڑھ کے اور اس کے ساتھ تفسیر پڑھ کے کہتے ہیں

وَكُلُّهُمْ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ ﷺ كذبت

ایک زمانہ تھا جب روح زمین پر سرکار کو کذبت کہا جا رہا تھا معاذ اللہ۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے

انی رسول اللہ

میں اللہ کا رسول ہوں
آگے سے وہ کہتے تھے

کذبت

وقال ابو بکر صدقت

اور اس وقت بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے صدقت کہا

فنزلت فیہ ھذہ الآیۃ

تو یہ آیت ان کی شان میں نازل ہوئی۔جس کو آیت تصدیق کہا جاتا ہے۔

تو یہ دوسری طرف اس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے کسی کی ناراضگی ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میرے دوست کا معاملہ مجھ تک رہنے دو۔

ایک وقت وہ تھا تم میں سے ہر ایک کے دروازے پہ اندھیرا تھا ابوبکر کے دروازے پہ اس وقت بھی سویرا تھا۔ایک وقت وہ تھا کہ تم سب مجھے کہتے تھے

کذبت وقال ابو بکر صدقت

ابوبکر اس وقت بھی میری تصدیق کر رہے تھے۔

تو حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس رافضی کے سامنے ذکر کرتے ہوئے ان سب امور کو واضح کیا اور جب یہ آیت پڑھ لی آگے آیت کی تشریح کر دی تو کہا

وآیۃ التصدیق خاصۃ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے اللہ تعالی نے آیت تصدیق نازل کی جو آپ ہی کی شان ہے۔

فهو التقي النقي المرضي الرضي، العدل المعدل الوفي.

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ ساری شانیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ آیت پڑھنے کے بعد بیان کیں کہ

آپ رضی تقی بھی ہیں، نقی بھی ہیں۔

اور پھر مرضی بھی ہیں، رضی بھی ہیں یعنی راضی ہونے والے بھی ہیں

اللہ کی طرف سے راضی ہوئے بھی ہیں اور آپ حد درجہ کے عادل بھی ہیں

والوفی۔

وفا کے اعلی درجے کے پیکر ہیں۔

یہ ساری شانیں امام جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیں باقی مطلقا دونوں دلیلوں میں جو بیان کیا گیا تو اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "المکانۃ الحیدریہ" ایک رسالہ لکھا جو کہ فتاوی رضویہ میں موجود ہے۔ اس رسالے کا موضوع یہ ہے کہ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ شروع سے ہی مسلمان تھے۔ یعنی کبھی کفر نہیں کیا آپ نے اور کبھی شرک نہیں کیا۔

اور اسی رسالے کے اندر پھر حضرت اعلی حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی دلائل دیے کہ ایسے ہی صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ بھی شروع ہی سے مسلمان تھے اور کبھی بھی آپ نے رسول پاک ﷺ کے خلاف بھی نہیں کیا۔ آپ نے رسول پاک ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے بھی کبھی کفر و شرک نہیں کیا۔

اور اس پر پھر ان دونوں ہستیوں کے اس ابتدائی شروع ہی کے ایمان پر آپ نے اس رسالے میں دلائل دیے جس کا اصل موضوع مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی ذات ہے اور "المكانة الحيدرية" اس کا نام رکھا

رافضی کی نویں دلیل

اب یہاں پر رافضی نے پھر دلیل پیش کی۔ یہ اس کی نویں دلیل ہے۔

اس نے کہا کہ

قال الرافضی: فان حب علی رضی اللہ تعالی عنہ فرض فی کتاب اللہ

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت قرآن میں فرض قرار دی گئی ہے

قال اللہ تعالی: قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی۔[1]

سورۃ الشعراء کے اندر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت (کنزالایمان)

تو یہ آیت مولا علی کی محبت کے بارے میں ہے اور اس سے مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کی فرضیت ثابت ہو رہی ہے۔

قال لہ جعفر: لأبی بکر مثلها

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت بھی یوں ہی فرض ہے اور وہ بھی قرآن مجید میں ہے۔

یعنی ان دلائل میں بعض جگہ لفظ "مثل" کے ساتھ دلیل کو بیان کیا اور اکثر جو اس مقام پر ترجیحاً کثرت والی دلیل تھی اس کو یہاں ذکر کیا

لأبی بکر مثلها

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بھی قرآن مجید میں اسی کی مثل دلیل موجود ہے۔ کس طرح؟

[1] پارہ: 24، سورۃ الشوریٰ، الآیۃ: 23۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت کریمہ پڑھی

قال اللہ تعالیٰ: وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ [۲]

کنز الایمان:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ پڑھنے کے بعد اس سے دلیل اخذ کی کہ یہاں جو کہا گیا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے۔

تو ایمان میں سبقت لینے والے یہاں ممدوح قرار پائے اور مومنین پر لازم ہوا کہ وہ ان کے لیے دعا کریں اور دعا تب کی جائے گی جب پہلے ان سے محبت ہو گی تو محبت کے نتیجے میں پھر ان سے دعا ہو گی۔

تو امام جعفر صادق کہنے لگے:

فأبو بكر هو السابق بالإيمان

سابقون تو کئی ہیں اس جماعت سابقین میں پہلے نمبر پر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

فالاستغفار له واجب ومحبته فرض وبغضه كفر

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ جن کے لیے استغفار واجب ہے۔

(۲) پارہ:10، سورۃ الحشر، الآیۃ:10۔

نوٹ: کسی کے لیے استغفار کرنے سے کسی کا کوئی مرتبہ کم نہیں ہوتا جس طرح آج یہ سمجھا جاتا ہے کہ کسی کے لیے کہیں گے کہ اے اللہ اس کی مغفرت کردے تو اس سے مرتبہ کم ہوگا کیونکہ اصل میں عربی لٹریچر یہ ہے کہ کسی کے لیے استغفار کرنا اس کی عظمت کی دلیل ہے۔

لہٰذا جب کوئی دعا مانگ رہا ہے تو پہلے محبت ثابت ہوگی پھر یہ دعا ثابت ہوگی

فَالاستغفارُ لهُ واجِب و مَحَبَّتُهُ فرض و بُغْضُهُ کفر

ان کی محبت فرض ہے اور ان کا بغض کفر ہے اور ان کے لیے استغفار واجب ہے۔

اور استغفار کے ثبوت کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی ذم ثابت ہو تو ہی اس کے لیے استغفار کیا جائے بلکہ مغفرت رفع درجات کی شکل میں بھی ہوتی ہے۔

اس بنیاد پر یہ گفتگو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے رافضی کی نویں دلیل کے جواب میں دی۔

رافضی کی دسویں دلیل:

کسی جگہ بھی رافضی کی یہ علمی صلاحیت نہیں تھی کہ وہ امام جعفر صادق کی دلیل کے جواب میں Stand (ایکشن) لیتا کہ یہ جو تم کہہ رہے ہو اس طرح نہیں ہے، یہ اس طرح ہے بلکہ ہمیشہ اس کو چھوڑ کے اگلی دلیل کی طرف وہ بڑھتا رہا۔ جس طرح آج بھی ان لوگوں کا طریقہ ہے مناظرے میں کہ جو ادیان باطلہ اور فرقہ باطلہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ وہ کہیں سٹینڈ نہیں لے سکتے، بس جب ایک جگہ پکڑے جاتے ہیں تو دوسری طرف چلے جاتے ہیں پھر اس سے آگے

اسی روایت پر اس رافضی نے دسویں دلیل پیش کی۔ کہتا ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

قال الرافضي: فإن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة، وأبوهما خير منهما

امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما جنتی لوگوں کے سردار ہیں اور ان دونوں کے ابا جان حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ وہ ان دونوں سے افضل ہیں اور جب یہ دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور پھر مولا علی ان دونوں سے بھی افضل ہیں تو پھر مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان کے کیا کہنے؟

رافضی نے جنت میں آپ کی سرداری کو بطور دلیل پیش کیا

قال له جعفر: لأبي بكر عند الله أفضل من ذلك

اب کچھ دلیلیں ہیں جن کے جواب میں امام جعفر صادق نے فرمایا کہ

لابی بکر مثل ذلك

تو کہیں بھی کمی نہیں ہوئی کیونکہ بعض جگہ برابری تو پھر اکثر جگہ افضلیت کو انہوں نے ثابت کیا۔ یہاں پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا

لأبي بكر عند الله أفضل من ذلك

یہ جو تم نے فضیلت بیان کی یہ سچی ہے، ثابت ہے، ایسے ہی ہے لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت اللہ جل جلالہ کے ہاں اس سے بھی بڑی ہے۔

اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے پھر وہ دلیل بیان کی اور فرمایا

حدثني أب عن جدي

مجھے میرے ابا جی نے میرے دادا جان سے روایت کیا

یعنی یہ اہل بیت کی سند ہے کہ امام جعفر صادق کہتے ہیں مجھے میرے ابا جی نے میرے دادا جی سے روایت کیا اور میرے دادا جان نے

عن علي بن أبي طالب عليه السلام

یہ بات مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی۔

مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ

كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم

میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا

وليس عنده غيري

میرے سوا وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

یعنی مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں میں اکیلا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا

إذ طلع أبو بكر و عمر رضي الله عنهما

اچانک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ دور سے نمودار ہوئے۔ یعنی جہاں بیٹھے تھے ابھی وہاں پہنچے نہیں لیکن دور سے ان کا آنا واضح ہو گیا کہ وہ دونوں آ رہے ہیں

فقال النبي صلى الله عليه وسلم

تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پہنچنے سے پہلے پہلے مجھ سے ایک بات کی اور فرمایا جب تک یہ دونوں زندہ ہیں آپ نے یہ بات کسی کو بھی نہیں بتانی اور مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ جب تک وہ زندہ رہے میں نے کسی کو بھی نہیں بتائی کیونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا

لا تخبر هما يا علی ما دام حيين

جب تک یہ دونوں زندہ ہیں کسی کو بھی یہ بات نہ بتانا جو میں تمہیں بتار ہا ہوں

فما أخبرت به أحدا حتى ماتا.

جب تک دونوں کا وصال نہیں ہو گیا تو سرکار دو عالم ﷺ کے حکم کے مطابق میں نے کسی کو نہیں بتائی۔

اب میں اس امت کو اس لیے بتار ہا ہوں کہ میرے پاس امانت ہے اور جس وقت نہیں بتانی تھی اب وہ وقت گزر گیا ہے۔ وہ دونوں ہستیاں دنیا سے تشریف لے گئی ہیں۔ تو وہ کیا بات تھی جو رسول پاک ﷺ نے مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کو بتادی اور فرمایا ان کے زندہ ہوتے ہوئے تم نے کسی کو نہیں بتانی اور بعد میں مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ بتائی؟

امام جعفر صادق سند کے ساتھ رافضی کے سامنے اب وہ بات بیان کرنے لگے جس کو انہوں نے اجمالی طور پر کہا

لأبي بكر عند الله أفضل من ذلك

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے شان اللہ کے ہاں اس سے بھی بڑی ہے۔

فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا علي

رسول پاک ﷺ نے فرمایا اے علی!

یعنی یہ وہ بات تھی جو سرکار دو عالم ﷺ ان کے پہنچنے سے پہلے، ان کے نظر آ جانے کے بعد مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمار ہے تھے کہ یہ سن لو اور جب تک یہ زندہ ہیں کسی کو نہیں بتانا

یا علی: ھذان سیدا کُھُولِ اھلِ الجنۃِ وشبابھما

یہ دونوں وہ ہستیاں ہیں جو جنتی جوانوں اور جنت میں جو بڑی عمر والے لوگ جائیں گے ان سب کے یہ سردار ہیں۔

اگر چہ جنت میں جانے کے بعد سب ہی شباب ہونگے لیکن دنیا کے اندر جب وہ دنیا سے گئے

ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ

اھل جنت میں جو بڑی عمر کے لوگ ہیں

وشبابھما

اور اہل جنت کے جو شباب ہیں ان دونوں Categories (اقسام) کے لوگوں کے سردار یہ دونوں ہستیاں ہیں

☆۔حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ

☆۔حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ

یعنی حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کا

شباب اھل جنۃ

اہل جنت کے جوانوں کا سردار ہونا طے شدہ ہے لیکن ایک ہے شباب کے سردار ایک ہے شباب اور کھول دونوں گروپوں کے سردار تو صدیق وعمر رضی اللہ تعالی عنہما وہ ہیں کہ جو شباب اھل الجنۃ کے بھی سردار ہیں اور کھول اھل الجنۃ کے بھی سردار ہیں۔

فیما مضی من سالف الدھر فی الأولین وما بقی فی غابرہ من الآخرین، إلا النبیین والمرسلین

یہ دونوں الفاظ "إلا النبيين والمرسلين" بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ بولے کہ آج تک جتنے شباب ہو چکے ہیں اور آج تک جتنے کہول ہو چکے ہیں اور قیامت تک جتنے شباب ہونگے اور جتنے کہول ہونگے سوائے نبیوں اور رسولوں کے باقی سب کے یہ دونوں سردار ہیں

فیما مضی اور و ما بقی

یعنی ایک ماضی کے لحاظ سے اور دوسرا مستقبل کے لحاظ سے۔

فی الاولین اور و من الاخرین

پہلوں میں اور پچھلوں میں

إلا النبيين والمرسلين

نبی اور رسول مستثنیٰ ہیں۔ یہ ان کے سردار نہیں ہیں۔ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ باقی سب کے سردار ہیں خواہ وہ شباب ہوں یا کہول ہوں اور باقی سب خواہ وہ ماضی میں ہیں یا مستقبل میں آئیں گے ان سب کی سرداری سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو عطا فرمائی ہے۔

تو امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رافضی کو یہ دلیل دی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اللہ جل جلالہ کے ہاں اس سے بڑی شان ہے۔

رافضی کی گیارہویں دلیل

رافضی اس پر جرات نہیں کر سکا کہ اس کی سند کمزور ہے یا میں یہ نہیں مانتا یا اس میں کچھ کمی ہے یا مطلب جو تم بتا رہے ہو یہ مطلب نہیں۔ رافضی نے اس پر کوئی جرأت نہیں کی اور اپنی اگلی دلیل کی طرف متوجہ ہوا اور اب موضوع بالکل ہی بدل کے

آگے آ گیا کہتا ہے؟

قال الرافضی

اس رافضی نے کہا کہ آپ اب مجھے یہ بتائیں

ایھما افضل فاطمة بنت رسول الله ﷺ ام عائشة بنت ابی بکر

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا جو کہ بنت رسول اللہ ﷺ ہیں اور دوسری طرف عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ بنت ابی بکر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دو ہستیوں میں افضل کون ہیں؟

یعنی خود اپنی طرف سے ایک طرح کی نسبت کر کے اس نے یہ سوال کیا۔ اب ظاہر ہے کہ بنت رسول ﷺ ہونا یہ بہت بڑا مقام ہے اور اس کے مقابلے میں بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونا یہ بنت رسول ﷺ ہونے والے وصف کے ہم پلہ تو نہیں ہوسکتا اور اس رافضی نے اس انداز میں پوچھا جب کہ بیان کرنے میں تو یوں بھی ہوسکتا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو رسول پاک ﷺ کی زوجہ ہیں ان کے اور حضرت سیدہ، طیبہ، طاہرہ، فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے لحاظ سے دو سوال کرتا۔

بہر حال اب اس کے دونوں پاؤں اکھڑے ہوئے تھے اور وہ پہلے موضوع سے شکست کھا چکا تھا اور اب اس موضوع پر آ کر اپنی بات کرنا چاہتا تھا۔ اس لیے اس نے یہ موضوع شروع کر دیا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمال حکمت سے جواب دیا فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یس ۔وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۔[1]

اتنا پڑھا اور یہاں وقف کر کے پھر

حم ۔ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۔[2]

پڑھا یعنی دو سورتوں کا ابتدائیہ پڑھا اور کہا کہ تم مجھ سے اب یہ پوچھتے ہو کہ یہ سورۃ افضل ہے یا یہ سورۃ افضل ہے؟

آپ کا مقصد یہ تھا کہ اسے خود چاہیے کہ خود اتنی تو توجہ کرلے گا کہ میں مزید کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ بس جس طرح یہ دونوں سورتیں ہیں، میں نے یہ دو سورتیں پڑھیں اب تم کس کو یہ کہو گے کہ اس کا تھوڑا مرتبہ ہے اور اس کا زیادہ مرتبہ!

تو اس نے آگے سے پھر چھیڑنا چاہا

فقال :اسئلك ايهما افضل ؟

میں تجھ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ ان دو میں سے افضل کون ہے؟

فاطمة ابنة النبی صلی اللہ علیہ وسلم أم عائشة بنت أبي بكر ،تقرأ القرآن؟

میں نے یہ پوچھا ان دو ہستیوں سے افضل کون ہے اور آپ آگے سے قرآن پڑھ رہے ہیں۔یعنی وہ یہ کہنا چاہتا تھا آپ میرا سوال سمجھ ہی نہیں رہے کہ میں پوچھ کیا

---

(۱) پارہ:22،سورۃ یٰس ،الآیہ:1،2۔

(۲) پارہ:25،سورۃ الزخرف،الآیہ:1،2۔

رہا ہوں؟ آپ آگے سے سوال سے Related (متعلقہ) جواب دے ہی نہیں رہے اور آپ آگے سے قرآن پڑھ رہے ہیں۔

جو آپ نے جواب دیا اس کے علاوہ مستقل طور پر جواب دیں

فقال له جعفر:

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے اب تفصیلا جواب دیا اور فرمایا:

عائشة بنت أبي بكر زوجة رسول الله ﷺ معه في الجنة

عائشہ بنت ابی بکر ضرور ہیں لیکن وہ زوجہ رسول ﷺ ہیں اور یہ قانون ہے کہ سرکار کی زوجہ تو سرکار کے ساتھ ہی رہیں گی تو عائشہ جنتی ہیں اور رسول اکرم ﷺ کی معیت ان کو حاصل ہو گی

وفاطمة بنت رسول الله ﷺ سيدة نساء أهل الجنة

اور فاطمہ بنت رسول ﷺ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

اور تو کیا پوچھتا ہے؟ تو دونوں کے لحاظ سے جو جواب آپ نے قرآن کی آیات پڑھ کے دیا تھا اس کے پھر آپ نے وضاحت بھی کر دی اور فرمایا یہ بھی جنتی ہیں، وہ بھی جنتی ہیں۔ تم صرف یہ تنقیص کرنا چاہتے ہو! زوجیت کی نسبت بھی ساتھ بیان کرو اور جب زوجیت کی نسبت بیان کر دو گے تو تمہیں عائشہ صدیقہ کو بھی جنتی کہنا پڑے گا۔

اور صرف جنتی ہی نہیں بلکہ خاص قسم کی جنت جو رسول پاک ﷺ کی جنت ہے اس میں وہ رسول پاک ﷺ کے ساتھ ہوں گی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تو شان واضح ہے کہ آپ سیدہ نساء اہل الجنۃ ہیں۔

تو اس طرح آپ نے اس سوال کا جواب دیا جس کی اس نے مزید وضاحت کرنی چاہی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضاحت بھی کی اور اہل سنت کے نظریہ کو اجاگر کیا اور اس کے ساتھ روافض کو جو بیماری ہے اس کے لحاظ سے پھر جواب میں اضافہ بھی ضروری سمجھا چونکہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لحاظ سے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں ایک تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصف بیان کیا اور پھر دوسرے نمبر پر فرمایا

• الطاعن علیٰ زوجۃِ رسول اللہ ﷺ لعنہ اللہ

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ پہ طعن کرے اللہ کی اس پر لعنت

والباغض لابنۃ رسول اللہ ﷺ خذلہ اللہ

اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی فاطمۃ الزاہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بغض رکھے اللہ اس کو ذلیل کرے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں جہتیں بیان کر دیں یعنی ان کے مقام کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بیان کر دیا کہ جو زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرے وہ لعنت کا مستحق ہے اللہ اس پہ لعنت کرے اور جو سیدہ، طیبہ، طاہرہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بغض رکھے اللہ اس کو ذلیل و رسوا کرے۔

بارہویں دلیل

یہاں تک پہنچ کر اب رافضی نے اور دلیل شروع کر دی بلکہ یہاں اس نے گنجائش محسوس کی کہ وہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب پر جرح کر سکتا ہے تو بارہویں دلیل پر اس نے جرح کی اور حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے یہ کہا کہ

فقال الرافضی: عائشةُ قَاتَلَتْ عليًّا

وھی زوجة رسول الله ﷺ

آپ ان کی یہ نسبت بتاتے ہیں کہ وہ زوجہ رسول ﷺ ہیں حالانکہ

عائشةُ قَاتَلَتْ عليًّا

انہوں نے حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے جنگ کی (یعنی اس سے اس کی مراد جنگ جمل تھی)۔

تو اس نے یہ بنا کر بتایا کہ جب مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے انہوں نے اختلاف کیا اور جنگ تک معاملہ پہنچا اور جنگ ہوئی پھر جو مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے جنگ کرے تو تم اس کی فضیلت مان رہے ہو؟ اور اس طرح آیت کی شکل میں تم ان کی شان بتاتے ہو

یعنی معاذ اللہ یہ اشارہ کر رہا تھا کہ سرکار ﷺ کے وصال کے بعد جب انہوں نے جنگ کی تو اب بھی کیا ان کی زوجہ ہونے کا اعتبار کیا جائے گا؟

فقال به جعفر: نعم

امام جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا وہ پھر بھی زوجہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اگرچہ انہوں نے مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے جنگ کی جو اجتہادی اختلاف تھا

ويلك

اب آپ نے گرم لہجے میں اس رافضی کو کہا تو تباہ ہو جائے، تیری ہلاکت ہو

قال الله تعالى: وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ۔[1]

یہ قرآن مجید، برہان رشید کی آیت ہے اللہ فرماتا ہے: اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ

---

(1) پارہ: 22 سورۃ الاحزاب، الآیۃ: 53۔

رسول اللہ کو ایذا دو۔ (کنز الایمان)

تو اللہ رب العزت نے کس چیز کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اذیت کہا؟ ازواج مطہرات کے معاملے کو رب تعالیٰ نے اذیت کہا۔

تو تو آ کے ان کے بارے میں اس جہت کا کوئی خیال ہی نہیں رکھ رہا کہ وہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ایسی گفتگو کرتا ہے کہ جس کی بنیاد پر اذیت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے تو تو اس آیت کو ذہن میں رکھ

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ

اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو۔

تیرہویں دلیل

جب آپ نے یہ جواب دیا تو پھر رافضی اگلے مسئلے کی طرف منتقل ہوا وہ اس کی تیرہویں دلیل تھی

قال له الرافضی: توجد خلافة أبي بكر وعمر وعثمان وعلي في القرآن؟

اس نے یہ سوال کیا کہ یہ جو تم خلافت راشدہ مانتے ہو؟

اب یہاں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو جواب دیا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ آج ہم امام جعفر صادق والی سوچ پر ہیں یعنی وہ جو جواب دے رہے تھے تو سنی فکر کے مطابق وہ مسئول (جس سے سوال کیا جائے) بنے ہوئے تھے اور ان پر اعتراض رافضی کر رہا تھا کہ تم جو چار صحابہ کرام علیہم الرضوان کی خلافت مانتے ہو اور تم اس میں پہلے نمبر پر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مانتے ہو پھر عمر فاروق

رضی اللہ تعالی عنہ کی مانتے ہو پھر تم عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی مانتے ہو پھر جا کہ تم مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی مانتے ہو۔

اس بنیاد پر پھر سوال ہوا کہ تم مولا علی کی خلافت چوتھے نمبر پر رکھتے ہو اس کی کیا دلیل ہے ورنہ وہ تو مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت بلافصل مانتے ہیں۔ رافضی تو اس ترتیب پر امام جعفر صادق سے سوال کر رہا تھا کہ کیا اس طرح خلافت پائی گئی ہے؟ کیا قرآن مجید، برہان رشید میں اس انداز میں اس کا تذکرہ موجود ہے؟

اس سوال کا جواب لمبا ہے جس کو ہم تیسرے حصے میں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالی لیکن اجمالا یہ ہے

قال نعم

حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہاں ان چاروں کی خلافت کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور اس ترتیب سے موجود ہے۔

یعنی جس ترتیب سے چاروں خلفاء ہیں اسی ترتیب سے ان کا ذکر قرآن مجید، برہان رشید میں موجود ہے اور تو صرف قرآن مجید کی بات کرتا ہے جبکہ

وفی التورۃ والانجیل

یہ ذکر وہ ہے جو تورات میں بھی موجود ہے اور انجیل میں بھی موجود ہے۔

ان شاء اللہ تیسرے موضوع اور تیسرے پارٹ کے اندر اس مناظرہ کو مکمل ذکر کریں گے اور اس رافضی کا بالآخر کہنا ہے کہ اے امام کیا اب میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ میں بھی اسی مسلک پر آنا چاہتا ہوں جو تمہارا مسلک ہے۔

تو پھر اس رافضی نے توبہ کی اور اہل سنت کے مسلک کو قبول کیا۔

تو یہ صرف افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مناظرہ نہ رہا، افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ باقی بھی بہت سے موضوعات ہیں جو اس مناظرے میں آئے کہ جس کے با قاعدہ قلمی نسخے موجود ہیں۔ جس مناظرے کی سندیں موجود ہیں۔

اور پھر اس طرح آج یہ ہمارا علمی ورثہ ہے اور فکری لحاظ سے بھی یہ ہمارا ورثہ ہے جو ہمارے ہی حصے میں ہی آیا ہے کہ جو علمی ورثہ صدیوں سے آرہا تھا آج اس صدی میں اس کو ظاہر کرنے کے لحاظ سے رب ذوالجلال نے ہمیں سعادت بخشی۔ اور آج سے کئی سال پہلے اس موضوع پر ایک کانفرنس کی تھی اور اب اس پھر تفصیلاً بیان کر رہے ہیں۔

گستاخ رسول کا حکم

جس طرح کہ ہم اس سے پہلے بھی بیان کر چکے ہیں اور آج کے جمعۃ المبارک کے موقع پر اس مسئلے کو بیان کر رہے ہیں کہ کراچی کے اندر حد درجہ توہین کی گئی اور ایک نہیں مسلسل کئی طرح کی توہینیں رب ذوالجلال کی توہین اور وہ بھی بڑا بھیانک انداز اور سرور کونین، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی بار بار توہین کی گئی، شان صحابیت کی توہین کی گئی، شان اہل نبوت کی توہین کی گئی تو ہمارا حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ ہے کہ جو مقدس ہستیوں کی توہین کا سلسلہ ہے اور جو بار بار گستاخیاں کی جا رہی ہیں، کراچی، لاہور اور دیگر مختلف شہروں کے اندر حکومت اس سلسلہ کے اندر سنجیدگی کا اظہار کرے۔

اور جو تازہ توہین کا واقعہ ہوا ہے فوری طور پر اس ملعون شخص کے خلاف ایف آئی آر کاٹی جائے اور اس کے بعد اسے قرار واقعی سزا دی جائے کیونکہ پاکستان کی بنیاد ادب واحترام پر ہے کہ ملک حاصل ہی اس لیے کیا گیا تھا کہ اسلام اور اسلام کی مقدس ہستیوں کا یہاں ادب واحترام ہو۔

اور پاکستان کے اندر اگر ایسا ہوتا ہے تو اس سے بانیان پاکستان کی روح بھی تڑپتی ہے اور پاکستان کا استحکام بھی معاذ اللہ داؤ پر لگ جاتا ہے۔

تو پاکستان کی سالمیت کے لیے، استحکام پاکستان کے لیے، پاکستان میں امن و امان کو برقرار رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ حکومت فوری طور راس شخص کے خلاف کاروائی کرے، اسے گرفتار کرے اور اسے پھانسی دے تاکہ اس ملک میں امن قائم رکھا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ (آمین)

وآخر دعوی ان الحمد للہ رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناظرہ

امام جعفر الصادق

قدس سرہ العزیز

حصہ سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی وَیَسِّرْ لِی أَمْرِی
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِی یَفْقَهُوا قَوْلِی

رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ورسولا
اللہ اکبر اللہ اکبر لبیک لبیک لبیک یارسول اللہ
الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ
الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الم ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم الامین
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
الصلوۃ والسلام علیک یاخاتم النبیین
وعلی الک واصحابک یاخاتم المعصومین
مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ واتم برہانہ واعظم شانہ وجل ذکرہ وعز اسمہ کی حمد وثناء اور حضور سرور کائنات م،فخر موجودات ،زینت بزم کائنات ،دستگیر جہاں،غم گسار زماں ،سید سروراں، حامی بے کساں،قائد المرسلین، خاتم النبین ،احمد مجتبی، جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رب ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے تاجدار صداقت،خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بلا فصل،امیر المومنین،حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے موضوع پر کئی خطبات جمعہ پڑھائے گئے اور اس سلسلہ میں گزشتہ جمعہ گوجرانوالہ میں قطعیت افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سیمینار بھی ہوا اور اس سے پہلے دو جمعوں میں

افضلیتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک رافضی سے مناظرہ

کے پہلے دو پارٹ بیان ہو چکے ہیں اور آج اس مناظرے کا تیسرا اور اختتامی پارٹ ہے۔

دوسرے پارٹس کے آخر میں آپ نے دیکھا کہ جو رافضی کے پاس خصوصی طور پر مواد تھا وہ تو ختم ہو چکا تھا کیونکہ اس کے ہر اعتراض پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ اسے احسن طریقے سے جواب دے چکے تھے۔

اس کے بعد اس نے مطلقاً مختلف قسم کے اعتراضات کرنا شروع کر دیے۔

رافضی کی تیرہویں دلیل

تیرہویں نمبر پر اس نے حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا

توجد خلافة ابی بکر و عمر و عثمان و علی فی القرآن؟

کیا قرآن مجید، برہان رشید میں چار یاروں کی خلافت راشدہ کا ذکر ہے؟

چونکہ یہ لوگ شروع سے خلافت راشدہ کے Opposition (مخالف) ہیں اور خلافت راشدہ کے منکر ہیں اس وجہ سے اس رافضی نے چاروں کے لحاظ سے پوچھا۔ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کو چونکہ وہ چوتھا نہیں مانتے وہ بلا فصل ہی مانتے ہیں تو اس ترتیب سے چاروں کی خلافت کے بارے میں کہا کیا قرآن مجید میں موجود ہے

قال: نعم

تو حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں

قرآن مجید، برہان رشید میں چاروں کی خلافت موجود ہے اور ساتھ فرمایا

وفی التوراۃ والانجیل

قرآن مجید کے علاوہ تورات اور انجیل میں بھی موجود ہے۔

اس کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق نے آیات پڑھیں

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ

کنز الایمان: اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا۔

وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ۔[1]

اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی۔

یہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ انعام کی آیت پڑھی۔

اور ساتھ ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ نمل کی یہ آیت پڑھی

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔[2]

یا وہ جو لاچار کی سُنتا ہے جب اُسے پکارے اور دُور کر دیتا ہے بُرائی اور تمہیں زمیں کا وارث کرتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ قرآن مجید میں تذکرہ آ رہا ہے: اللہ کے سوا کون ہے ایسی ذات اللہ ہی ہے جو یہ سارے کام کرتا ہے؟ ہماری مدد کرتا ہے، مصیبتیں دور کرتا ہے اور زمیں میں تمہیں خلافت عطا کرنے والا ہے پھر آپ نے سورۃ نور کی آیت پڑھی

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ

ضرور انہیں زمیں میں خلافت دے گا

یعنی جب قرآن اترا تو مستقبل میں خلافت دینے کا وعدہ تھا کہ

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔[3]

جیسی اُن سے پہلوں کو دی۔

(۱) پارہ:8، سورۃ الانعام، الآیۃ:165۔

(۲) پارہ:20، سورۃ النمل، الآیۃ:62۔

(۳) پارہ:18، سورۃ النور، الآیۃ:55۔

تو یہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کے متعلق گفتگو کی کہ کیاان چاروں کی خلافت کا ذکر قرآن مجید میں ہے یا نہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین آیات پڑھ کر یہ جواب دیا کہ ان آیات میں جس خلافت کا ذکر ہے وہ ان چاروں کی خلافت ہے اور قرآن مجید میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔

رافضی کا سوال

اس پر رافضی نے کوئی جرح نہیں کی اور اب اس نے چودھویں نمبر پر پوچھا

یابن رسول ﷺ فاین خلافتهم فی التورة والانجیل؟

چلو یہ تو آپ نے بتادیا کہ قرآن مجید، برہان رشید میں ان چاروں کی خلافت کا ذکر ہے۔اب یہ بتاؤ تورات اور انجیل میں کہاں ذکر ہے؟ جو آپ نے میرے سوال کے جواب میں اپنے طور پر یہ بھی فرمایا کہ قرآن میں بھی ہے،تورات اور انجیل میں بھی ہے تو تورات اور انجیل میں ان کی خلافت کا کہاں ذکر ہے؟

قال له جعفر

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفصیل کے ساتھ سورۃ فتح کی آیات پڑھیں اور ان آیات کے لحاظ سے یہ جو مطلب تھا وہ بیان کیا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

محمد اللہ کے رسول ہیں

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔[1]

اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں

---

[1] پارہ:26،سورۃ الفتح،الآیۃ:29۔

یہاں تک آیت ہے۔ آگے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کی تفسیر ہے کہ قرآن مجید میں سب سے پہلے تو رسالت کا ذکر ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت محمد مصطفی ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ ذکر کر کے پھر اللہ رب العزت جل جلالہ فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ

جو رسول اللہ کی معیت میں ہیں، سنگت میں ہیں، صحبت میں ہیں تو سنگت میں پہلا نمبر صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔

ویسے تو سارے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو معیت مصطفی ﷺ حاصل ہے۔

آگے آیت ہے:

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

وہ جو ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت بڑے ہیں

امام جعفر صادق کہتے ہیں اس میں

عمر بن الخطاب

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر ہے

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

آپس میں بڑے نرم دل ہیں، رحیم کریم ہیں اس سے مراد

عثمان ابن عفان

یہاں خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ مراد ہیں۔

تَرٰاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

علی بن ابی طالب

تم دیکھو گے یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حالت رکوع میں، حالت سجدہ میں دراں حال کہ وہ اللہ کا فضل ڈھونڈ تے ہیں اور اللہ کی رضا ڈھونڈ تے ہیں۔امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس سے مراد کون ہیں کہا حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تو فرمایا کہ چاروں کی خلافت کا ذکر اس طرح اس آیت کے اندر لکھا ہے:

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ

کنزالایمان: ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ

کی تفسیر کرتے ہوئے یہ لفظ پڑھے فرمایا کہ

اصحاب محمد المصطفی ﷺ

اس سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ؟

جس وقت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت کریمہ پڑھ کے سنائی تو اتنا واضح تذکرہ آیا کہ خلفاء راشدین کی مثال تورات میں بھی ہے اور انجیل میں بھی ہے

رافضی کا ایک اور سوال

قال ما معنی فی التوراۃ والانجیل؟

تو رافضی نے کہا توراۃ اور انجیل میں ہونے کا کیا مطلب ہے؟

یعنی یہاں قرآن کے اندر جو تورات اور انجیل میں ان کے تذکرے کا حوالہ دیا جا رہا ہے اس کا مطلب کیا ہے؟

قال

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا

یعنی اس بیس پر مطلب بیان فرمایا کہ بات تو بڑی واضح ہے اور تو جان بوجھ کر پاگل ابنا ہوا ہے اور بار بار سوال کر رہا ہے۔ تجھے سمجھ ساری آئی ہوئی ہے اور تو جان بوجھ کے ایسی باتیں کر رہا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

محمد رسول اللہ

پہلے تو ذکر ہے رسول اکرم ﷺ کی رسالت کا

والخلفاء من بعدہ أبی بکر و عمر و عثمان و علی

آپ کے بعد آپ کے خلفاء ہیں۔

یہاں کتابت کے لحاظ سے نسخے میں کچھ فرق ہے

ثم لکزہ

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پیٹ پر دھکا مارا۔

یعنی جب سامنے بیٹھا وہ مناظرہ کر رہا تھا تو آپ نے زور کے ساتھ اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کے سینے پہ ضرب لگائی۔

اور یہ ضرب لگانے کا مقصد یہ تھا کہ اس کا کفر ٹوٹے اور اسے سمجھ آجائے کیونکہ وہ جعفری ضرب تھی امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وہ ضرب لگائی تو ساتھ کہا

ویلك

تو تباہ ہو جائے

قال اللہ تعالی

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اسی مقام پر خود فرما رہا ہے۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استدلال

یہ جتنا حصہ پہلے پڑھ چکے تھے اسکے بعد اسی جگہ سے اگلا حصہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا اور ساتھ اس کی تفسیر کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

ان کی مثال توراۃ میں اور ان کی صفت انجیل میں ہے

اللہ تعالیٰ نے کیسے مثال دی؟

كَزَرْعٍ

جیسے ایک کھیتی ہو

أَخْرَجَ شَطْأَهُ

اس کھیتی نے اپنا پٹھا نکالا ہو۔

یعنی جس وقت بیج بیجنے کے بعد بیج اگتا ہے تو سب سے پہلے کونپل نکلتی ہے یہ پٹھا نکالنا ہے، یعنی اس کا آغاز ہے

اور اس کے بعد اس کو ضرورت ہوتی ہے کہ اس نرم و نازک کونپل کے اندر کچھ پختگی آئے اور ارد گرد شدت موسم کی ہواؤں کی اس سے وہ محفوظ ہو تو اللہ تعالی فرماتا ہے:

کَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ

پھر اسکو طاقت دی۔

پہلے اَخْرَجَ ہے

پھر اٰزَرَہ ہے

تو امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یہاں اسلام کی کھیتی کا ذکر ہے۔ اسلام کے آغاز کا ذکر ہے کہ جس نے قیامت تک جانا تھا اور جو اسلام کی کھیتی کی کونپلیں نکلیں تھیں ان کو کس نے طاقت دی؟ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں

اٰزَرَہٗ ابو بکر

یعنی اسلام کے لیے سب سے پہلے جنگی خدمات تھیں وہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

آگے ہے فَاسْتَغْلَظَ

اور فَاسْتَغْلَظَ کا مطلب یہ ہے کہ پھر شگوفے کی ڈنڈی وہ موٹی ہو گئی یعنی جس طرح فصل اگتی ہے پہلے نرم و نازک شگوفہ ہوتا ہے پھر تنہ بن جاتا ہے چونکہ آگے پھول پھل بننے سے پہلے پہلے تنا مضبوط ہوتا ہے تو کہتے ہیں

فَاسْتَغْلَظَ عمر

یعنی اسلام کے گلشن میں یہ پودے لگے تھے ان کے تنے کو مضبوط حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کیا۔ کیونکہ

فَاسْتَغْلَظَ

عربی زبان میں لفظ "غلیظ" کا مطلب ہوتا ہے موٹا ہونا اس لیے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسلام کے ان تنوں کو موٹا کیا، اسلام کی نشوونما کی پھر

فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ

پھر سوق (یہ ساق سے ہے) یعنی پنڈلی پر سیدھا کھڑا ہوا۔

جس طرح بندے کی پاؤں کی پنڈلی ہوتی ہے تو وہ اس پہ چلتا پھرتا ہے، کھڑا ہوتا ہے تو درخت کی پنڈلی اس کا تنا ہے۔ تو پہلے شگوفہ نرم و نازک تھا پھر اس کا تنا مضبوط ہوا اور اس کے بعد پھر وہ پودا

فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ

پودا اپنی پنڈلی پہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔

یہ تیسرا مرحلہ تھا گلشن اسلام میں پودوں کا تو امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا

فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ عثمان ابن عفان

گلشن اسلام کا تیسرے سٹیپ کا کردار وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

اور آگے کہتے ہیں آیت ہے

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلیں۔

کبھی وہ زمانہ تھا کہ نرم و نازک شگوفہ تھا، پھر تنا کچھ مضبوط ہوا، پھر یہ اپنی پنڈلی

یہ سیدھا کھڑا ہو گیا، اب جو کاشت کار ہیں جب وہ اپنی فصل اس اسٹیج پر دیکھتے ہیں ان کی آنکھیں خوش ہوتی ہیں کہ کیسی رونق لگ گئی ہے۔

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

یعجب کے اندر ضمیر ہی اس کا فاعل ہے مطلب یہ کہ یہ کھیتی کسانوں کو تعجب میں ڈالتی ہے۔

یعنی انہیں بڑی اچھی لگتی ہے۔ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ دیکھو کبھی چٹیل میدان تھا، کچھ بھی نہیں تھا اور اب یہ کتنی رونق اور ہرا بھرا ماحول ہے اور کس قدر ہریالی اور جب ہوا کے چلنے سے وہ کھیتی لہراتی ہے تو کسان اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

دیہاتیوں کے لیے دین فہمی

الزُّرَّاعَ یہ زارع کی جمع ہے جس کا مطلب ہے "زراعت والے لوگ"

ہمارے استاد بندیالوی صاحب فرماتے تھے کہ دین دیہاتوں والے لوگوں کو اچھا سمجھ آتا ہے کیونکہ قرآن وسنت میں اس کی مثال دے کر بات سمجھائی گئی ہے مثلاً کاشت کرنا، بونا، اس کا اگنا، پھر پانی دینا، پھر پھلنا پھولنا، گوڈی کرنا۔

جب قرآن مجید، برہان رشید نازل ہوا تو یہ ساری چیزیں معاشرے میں موجود تھیں یعنی ایسا نہیں تھا کہ جو چیز آج فیکٹری میں بن رہی ہیں تو اس پر قرآن مجید، برہان رشید نے ساری مثالیں دیں۔

اور جب ان چیزوں سے مثالیں دی جائیں جو معاشرے میں لوگوں کے سامنے ہوں تو ان سے سب کچھ سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اب اگر کوئی آج کا بچہ کہ جس

نے نہ گندم کی بیجائی دیکھی ہے، نہ اُگتی دیکھی ہے، نہ وہ ایک بالشت ہو جائے وہ مقدار دیکھی ہے، نہ اس پہ جب خوشے لگتے ہیں وہ دیکھی ہے اس کے لیے تو پہلے وہ ساری چیزیں اجنبی ہیں، ان کے ساتھ تشبیہ دی جا رہی ہے۔

تشبیہ تو اس لیے دی جا رہی ہے کہ وہ اشیاء تو پہلے معروف ہیں اور ان کے ذریعے اس کا بھی پتہ چل جائے اور اس معروف شے کا بھی پتہ نہ ہو تو ان کے لیے کام ڈبل ہو جائے گا۔

اور یہ صرف ایک مثال نہیں ایسی ہزاروں مثالیں ہیں جو قرآن وسنت میں دیہاتی ماحول کی موجود ہیں اگرچہ مکہ مکرمہ شہر تھا اور مدینہ منورہ شہر تھا لیکن اس ماحول میں جب قرآن مجید، برہان رشید نازل ہو رہا تھا تو ان ساری مثالوں کو بیان کرنے کا مقصد بات کو سمجھانا تھا۔

یعنی نام کھیتی کا ہے، نام کونپل کا ہے، نام ایک پودے کے تنے کا ہے، نام اس کے سیدھا کھڑے ہو جانے کا ہے اور مراد آغاز اسلام ہے، ابتدائی حالات ہیں، پھر اس سے مزید آگے ترقی ہے، پھر اس سے آگے کا مرحلہ مراد ہے۔

یہ چار سٹیپ قرآن مجید، برہان رشید میں رب ذوالجلال نے بیان کیے اور مقصد یہ تھا کہ ان چاروں حضرات کے عہد خلافت کے جو کام ہیں، کارنامے ہیں ان کو واضح کرنا۔

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

اچھی کھیتی دیکھ کر کاشتکاروں کو تو بڑی خوشی ہوتی ہے لیکن اسی کاشتکار کا کوئی دشمن ہو اسے یہ کھیتی دیکھ کر خوشی نہیں ہوتی۔ وہ تو اس کاشتکار کو ناکام دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ یہ چاہے گا میں یہ کھیتی جلا دوں یا کسی طرح یہ خشک ہو جائے۔

تو اللہ تعالی فرماتا ہے

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

نوٹ: اگر فاعل اللہ تعالی کو بنائیں تو مفہوم یہ ہو گا کہ اللہ تعالی کسانوں کو خوش کرتا ہے کیوں؟

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

تا کہ اس کے ذریعے سے کافروں کا دل جلے۔

شان صحابہ سے جلنے والے کا انجام

اب جو مشابہت دی جارہی تھی یہاں آ کے وہ لفظ ظاہر کر دیا گیا۔ یعنی پہلی سب شانیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ہیں آگے جو مخالفین صحابہ ہیں ان کا تذکرہ ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فصل کاشت کی۔ فصل پھلی پھولی۔ اس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بڑے خوش ہیں کہ میں نے جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان تیار کی لیکن اس کے ساتھ ہی جو کافر ہیں ان کے دل جل رہے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جو صحابہ کی شان سن کر جلے وہ کافر ہوتا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وہ انہیں کیوں شان دیتا ہے

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

تا کہ اس کے ذریعے سے کافروں کے دل جل جائیں

لفظ کفار کافروں پر بولا گیا۔ جو اس کھیتی کو دیکھ کر جلتے ہیں۔ صحابہ علیہم الرضوان کی جماعت، ان کے کردار کو دیکھ کر جو جلتے ہیں قرآن ان کو کافر کہہ رہا ہے

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

پہلے ساری صورتحال تشبیہ کی شکل میں آئی لیکن رب نے آگے واضح لفظ بول دیا تو یہاں امام جعفر صادق کہتے ہیں

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ علی ابن ابی طالب

جن کی وجہ سے گلشن اسلام کسان کو بڑا اچھا لگتا ہے اور وہ دیکھ کے خوش ہوتے ہیں وہ منظر مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔

یہ منظر حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ ادھر کافر دیکھ کر جلتے ہیں۔

اس طرح امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار خلافتوں کے کردار آیت سے ثابت کیے اور اس چیز کو بھی واضح کیا کہ یہ تذکرہ تورات میں بھی ہے اور یہ تذکرہ انجیل میں بھی ہے۔

اس تفسیر کی روشنی میں انہوں نے اس مناظرے میں اس رافضی کے سامنے یہ بیان کیا اور یہ واضح کیا کہ صحابہ علیہم الرضوان کے تذکرے سے خوش ہونا یہ فطرت ہے اور یہ اللہ تعالی کی سنت ہے اور اس کی دی ہوئی توفیق ہے۔

اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تذکرے سے جلنا کفر ہے کہ کھیتی اسلام کو خوشحال دیکھنے سے خوشی ہونی چاہیے اور جو اس سے جلتا ہے تو پھر وہ دشمن اسلام ہے۔

اس بنیاد پر قرآن مجید میں ان پر کفار کا لفظ بولا گیا اور یہ بہت بڑا استدلال ہے آئمہ کا جو عقیدہ کے لحاظ سے یہاں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو کی۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

{وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا} اصحاب محمد رسول اللہ ﷺ رضی اللہ عنہم

اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اجرا عظیما تک آیت پڑھی تو فرمایا

اصحاب محمد رسول اللہ ﷺ رضی اللہ عنہم

کہ یہ سارا اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے۔

میرے کریم سے قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں در بے بہا دیے ہیں

ترتیب خلافت وشان خلفائے اربعہ

اب رافضی کی بولتی تو بند ہو چکی لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو چھوڑ نہیں رہے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو مزید سمجھاتے ہیں

ویلک

تو تباہ ہو جائے۔

مراد یہ ہے کہ تیری اصلاح ہو جائے اس واسطے یہ سخت لفظ دوبارہ بولے اور اس کے سینے پر آپ اپنا پنجا بھی مار چکے تھے۔ اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت

کے بعد ایک حدیث بیان کی فرمایا

حدثنی ابی عن جدی عن علی ابن ابی طالب

میرے اباجی نے میرے داداجی سے روایت کیا اور میرے داداجی نے مولاعلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور مولاعلی رضی اللہ تعالی عنہ نے خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر یہ روایت کیا

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا قیامت کہ دن تک کا منظر

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْهُ

قیامت کے دن سب سے پہلے جس کے اوپر سے زمیں پھٹ کے پیچھے ہٹ جائے گی اور وہ باہر نکلے گا وہ میری ذات ہے۔

وَلَا فَخْرَ

اور اس پر میں کوئی فخر نہیں کرتا۔ لیکن یہ عظمت مجھے رب نے دی ہے میں سب سے پہلے اپنے روضہ پاک سے باہر نکلوں گا۔

ویعطینی اللهُ من الکرامة مالم یعط نبی قبلی

اور اللہ مجھے وہ شان دے گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی۔

قیامت کے دن بھی جب کسی کا کوئی Protocol (پروٹوکول) نہیں ہوگا تو جب میں اپنے روضہ پاک سے باہر نکلوں گا تو میرے لیے وہ انتظامات ہوں گے، وہ لباس ہوگا، اس طرح کی چیزیں مجھے میرا رب عطا فرمائے گا

مالم یعط نبی قبلی

جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملا۔ پھر فرمایا

ثم ینادی

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ آواز دے گا

قَرِّبِ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِكَ

محبوب آپ اپنے خلفاء کو بھی نزدیک بلالو۔

یعنی محشر کے دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے اپنے روضہ پاک سے باہر نکلیں گے اور اللہ کی طرف سے مزید اعزاز ملے گا۔ کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔[1]

کنزالایمان: اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔

تو یہ اللہ رب العزت کی طرف سے انہیں اعزاز ملا کہ جو اور کسی نبی کو نہیں ملا اور

پھر اللہ رب العزت کی طرف سے آواز آئے گی، رب تعالیٰ فرمائے گا

قَرِّبِ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِكَ

آپ کے بعد جنہوں نے اس امت کا بوجھ اٹھایا اور آپ کے خلیفہ قرار پائے ان کو قریب کرلو۔

تو یہاں پر لفظِ خلفاء بولا جائے گا تو خلافت چونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی قسم کی ہے اس واسطے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کریں گے

یا رب ومن الخلفاء

کون سے خلفاء؟

---

(1) پارہ:30،سورۃ الضحیٰ،الآیۃ:4۔

چونکہ حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ ہمارے آقا ﷺ نے فرمایا

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ

اے اللہ میرے خلفاء پہ رحم فرما۔

تو یہاں جو خلافت مراد تھی وہ آج بھی جاری ہے، چل رہی ہے کیسے؟

وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ؟

صحابہ نے پوچھا: جو آپ دعا مانگ رہے ہیں میرے خلفاء پہ رحم فرما یہ خلفاء کون ہیں؟

تو پیارے آقا ﷺ نے فرمایا

اَلَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ۔[1]

جو قیامت تک میری حدیث کو پڑھائیں گے وہ میرے خلفاء ہیں۔

اتنے بڑے منصب کو آپ ﷺ نے خلافت سے تعبیر کیا کہ جو میری حدیث اپنی زبان سے بیان کریں گے وہ میرے خلیفہ ہوں گے تو میں ان کے لیے دعا کر رہا ہوں کہ اے اللہ ان کو برکت دے

پتہ چلا کہ لفظ خلیفہ کئی معنوں میں آتا ہے تو یہاں محشر میں جس خلافت کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ یہاں پر کون سی خلافت مراد ہے اور پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ تو جانتے ہیں اسی لیے تو دنیا میں بیان کر رہے ہیں کہ میں کہوں گا

ومن الخلفاء؟

اے اللہ وہ کون سے خلیفہ ہیں؟

---

(۱) الترغیب الترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم، 1/ 62، الحدیث: 154، دار الکتب العلمیہ۔

تو مطلب یہ تھا کہ اللہ اپنی طرف سے یہ بتا دے تو اس سے خلفاء کی شان دنیا والوں پر مزید واضح ہو جائے گی۔

فیقول: عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق

اللہ رب العزت فرمائے گا کہ عبد اللہ بن عثمان یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے نمبر والے کو پہلے قریب کرو۔

تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فاول من ینشق عنه الارض بعدی ابو بکر

میرے بعد جس کے اوپر سے زمیں ہٹے گی وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی طرف سے مزید یہ حدیث بیان کر کے اس رافضی کے اندر سے گند کا پورا صفایہ کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ

اول من ینشق عنه الارض

حالانکہ اولیت تو سرکار کو مل چکی ہے سرکار پھر بھی اول کا لفظ بول رہے ہیں۔

مطلب میری امت میں پہلے نمبر پر، سب سے پہلے جن کے اوپر سے زمیں پھٹ جائے گی، اوپر سے زمیں ہٹ جائے گی اور میرے بعد وہ نکلیں گے وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں

فیوقف بین یدی اللہ

انہیں اللہ کے دربار میں کھڑا کیا جائے گا

فیحاسب حساباً یسیراً

ان کا بڑا آسان سا حساب ہوگا

فیکسی حلتین خضر اوتین

ان کو دو سبز رنگ کی پوشاکیں پہنائیں جائیں گی۔

یہ سارا منظر سرکار دو عالم ﷺ بیان کر چکے ہیں اور دنیا میں یہ بیان سنی ہی کر سکتا ہے کیونکہ شیعہ کو یہ راس ہی نہیں آئے گا اور دوسری طرف خارجی، ناصبی وہ تو سرکار دو عالم ﷺ کے لیے کل کا علم ہی نہیں مانتے تو قیامت کے بعد کا وہ کیسے مانیں گے کہ سرکار یہ بھی بتا رہے ہیں کہ قیامت کے بعد یہ ہوگا کہ

فیکسی حلتین خضر اوتین

حالانکہ پوشاک پورا سوٹ ہوتا ہے تو دو مستقل پوشاکیں انہیں پہنائی جائیں گی یعنی اللہ کے دربار میں کھڑا کر کے اعزاز کے ساتھ پہنائی جائیں گی۔

ثم یوقف أمام العرش

پھر انہیں عرش کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ یہ امت میں پہلے نمبر والے ہیں رسول پاک ﷺ ان کا قیامت کے دن کا پہلا نمبر بھی امت کے لحاظ سے بیان کر رہے ہیں اس انداز میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔

ثم ینادی منادٍ

پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔

این عمر بن الخطاب؟

عمر بن خطاب کہاں ہیں؟

یہ ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں کی شان کہ قیامت کے دن جب اربوں، کھربوں لوگ ہوں گے تو ان کا نام لے کر ان کو پکارا جائے گا۔ پہلے تو مطلقا سارے خلفاء کو قریب کرنے کا حکم دیا جائے گا اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لے کر اعلان ہوگا۔

فیجئ عمر

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار خداوندی میں حاضر ہوں گے

وأوداجه تشخب دماً

اور رگوں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا۔

یعنی جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی وہ شہادت کا خون تازہ ہے۔

وہ آکر کھڑے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا

من فعل بك هذا؟

یہ کس نے آپ کے ساتھ ایسا کیا؟ آپ پہ کس نے ظلم کیا؟

فَيَقُوْلُ: عبد المغيرة بن شعبة

مغیرہ بن شعبۃ کا غلام مجوسی تھا جس نے میرے ساتھ ایسا کیا۔

فیوقف بین یدی الله

تو حضرت عمر کو اللہ تعالیٰ کے سامنے اعزاز کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا۔

ویحاسب حساباً یسیراً

اور آسان آسان حساب ہوگا۔

ویکسی حلتین خضراوتین

اورانہیں بھی دوسبز پوشاکیں پہنادی جائیں گی۔

ویوقف أمام العرش

ان کو بھی پھر عرش کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔

یعنی جب لوگ ذلت کے گڑھے میں گرے ہوں گے اس وقت اِن ہستیوں کو عرش پر نمائندگی دی جائے گی، عرش کے سامنے ان کو کھڑا کر دیا جائے گا۔

اور یہ بات مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر آگے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہچائی پھر امام زین العابدین اور پھر امام باقر اور پھر امام جعفر صادق سے ہوتی ہوئی ہم تک پہنچی یعنی اہل بیت کی سند کے ساتھ اوپر تک بیان ہوئی۔

ثم یوتی عثمان بن عفان

پھر تیسرے نمبر پر حضرت عثمان غنی کو محشر کے میدان میں لایا جائے گا

وأوداجه تشخب دماً

اور آپ کی رگوں سے بھی خون بہہ رہا ہوگا۔

فیقال من فعل بك هذا؟

آپ سے یہ کام کس نے کیا کس نے یہ ظلم کیا۔

فیقول فلان وفلان

فلاں فلاں کے ساتھ آپ جواب دیں گے کہ فلاں فلاں نے مجھ پہ حملہ کیا، شہید کیا۔

فیوقف بین یدی اللہ تعالی

آپ کو بھی اللہ تعالی کے سامنے لا کے کھڑا کیا جائے گا.........

فیحاسب حساباً یسیراً

آپ کا امتحان بھی سخت نہیں ہوگا۔

یعنی امتحان میں ایسی کوئی چیز نہیں ہوگی کہ کوئی مسئلہ بن جائے آپ کا کردار بھی روشن ہے یہ مطلب ہے

فیحاسب حساباً یسیراً

آسانی سے آپ کا حساب بھی مکمل ہو جائے گا۔

ویکسی حلتین خضراوتین

آپ کو بھی دو سبز پوشاکیں پہنائیں جائیں گی

ثم یوقف امام العرش

پھر عرش کے سامنے خاص جگہ پر آپ کی جلوہ نمائی ہوگی۔

یہ اس رافضی کے مناظرے کے اختتامی لمحات میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں۔ کہتے ہیں

ثم یدعی علی بن طالب

چوتھے نمبر پر مولا علی علی بن طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو بلایا جائے گا

فیأتی وأوداجہ تشخب دماً

آپ آئیں گے تو آپ کی رگوں سے بھی خون بہہ رہا ہوگا

فیقال من فعل بک ھذا؟

کہا جائے گا کس نے آپ پر یہ ظلم کیا؟

فیقول: عبد الرحمن بن ملجم

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عبد الرحمن بن ملجم نے مجھ پر حملہ کیا اور شہید کیا

فیوقف بین یدی اللہ تعالی

تو آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے اعزاز سے کھڑا کیا جائے گا

ویحاسب حساباً یسیراً

آپ کا حساب بھی بڑا آسان طریقے سے حل ہو جائے گا کوئی ایسی شی نہیں جو مسئلہ create (پیدا) کرے۔

ویکسی حلتین خضراوتین

پھر آپ کو بھی دو سبز پوشاکیں پہنائی جائیں گی۔

یہ سبز رنگ چار یاروں کا رنگ ہے، سیاہ نہیں۔ سبز پوشاکیں چاروں کو پہنائی جائیں گی۔

ویوقف امام العرش

اور انہیں بھی عرش کے سامنے اکٹھے کھڑا کیا جائے گا۔

لوگ ساری زندگی ان میں تفریق کرتے کرتے گزار دیتے ہیں کہ یہ اکٹھے نہیں ہیں، ان کی آپس میں دشمنی ہے معاذ اللہ۔ تو اللہ رب العزت قیامت کے دن بھی انہیں اکٹھا کھڑا کرے گا اور چاروں عرش کے سامنے اکٹھے ہوں گے۔

اب جس وقت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی

قَالَ رجلٌ

وہ رافضی پھر بولا

ابھی تک وہ زہر باقی تھا۔ کہتا ہے

یَابْنَ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ هٰذَا فِي الْقُرْآنِ؟

یہ جو کچھ آپ نے بیان کیا حدیث کی شکل میں کیا قرآن میں بھی یہ ہے؟

قال: نعم۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ہاں قرآن میں بھی ہے۔

قال اللہ تعالی: وَجِيْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاءِ۔ [1]

لایا جائے گا نبیوں کو اور لایا جائے گا شھداء کو

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اس شھداء کے اندر

ابو بکر و عمر و عثمان و علی

ان چار یاروں کا ذکر ہے۔

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

یہ قرآن مجید میں ان کے محشر کا ذکر ہے۔

رافضی کی رافضیت سے توبہ

جب امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات کی تو اب رافضی گر گیا

فقال الرافضی: یابن رسول اللہ، أیقبل اللہ توبتی

رافضی کہتا ہے: رب اب میری توبہ قبول کرلے گا

---

(۱) پارہ:، سورۃ الزمر، الآیۃ: 79۔

مما كنت عليه من التفريق بين أبي بكر وعمر وعثمان وعلي

جو میں نے آج تک ان تینوں خلفاء کے بارے زہر اگلا اور جو میں گندہ عقیدہ رکھتا رہا ہوں اور میں آپ سے بھی آ کے الجھا ہوں اور میں ان میں جو تفریق کرتا تھا کہ وہ تین علیحدہ پارٹی ہیں اور مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک علیحدہ پارٹی ہیں، میں مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے درمیان میں جو اختلاف بتاتا تھا کہ یہ جدا جدا ہیں۔

اور میں اس بنیاد پر جو ظاہر کرتا تھا میرا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیار ہے میں ان تینوں کو نہیں مانوں گا اور ان کے خلاف میں بولتا تھا یہ آج تک میں نے جو جرم کیا اب میں اس سے واپس آنا چاہتا ہوں، اب میں اس سے توبہ کرتا ہوں تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

قال نعم

تو حضرت امام جعفر صادق نے کہا اللہ قبول کر لے گا۔

تو اس سے ایک تو یہ پتہ چلا کہ یہ مکالمہ، مناظرہ اظہار حق کے لیے یہ سنت ہے، سنت الٰہی بھی ہے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے، سنتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی ہے، سنت اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہے۔

اب اگر یہ بندہ آتا تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے کہ میں نے تجھ سے بولنا نہیں، میں نے تجھ سے کلام نہیں کرنا اگر چہ ان کی نگاہ تو ہزاروں ولیوں سے اونچی نگاہ تھی نظر سے بھی بہت کچھ کر سکتے تھے لیکن یہ جو لفظوں کا علم ہے اس کے اندر آ کر اس کی اصلاح کی۔

اور پھر یہ بھی کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: ہمارے دربار میں جو بھی آ جائے قبول

ہے کوئی روک ٹوک نہیں تو انہیں پتہ ہونا چاہیے کہ یہ ان لوگوں کی ہستی ہے جو جیسا آئے ویسا جانے نا دے اور اس سے ایوارڈ وصول نہ کریں بلکہ اس کی مرمت کریں، اچھی طرح اس کو سمجھائیں اور اسے ویسا نہ جانے دیں بلکہ اسے توبہ تک پہنچائیں یا کم از کم اس کو ندامت تو ہو وہ سوچنے پر مجبور تو ہو۔

جیسے اب یہ شخص آیا تھا تو گندا تھا، اندھا تھا اب اس کو نور ملا، آنکھیں ملیں آیا تھا جہنمی تھا اب جنتی بنا۔

تو یہ اللہ والوں کا کام ہے کہ اس کو اتنا موقع دیا کہ جتنا پوچھنا چاہتا ہے پوچھتا جائے۔ یہ اس کو آگے سے جواب دیتے گئے اور یہاں پر جا کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

باب التوبة مفتوح

توبہ کا دروازہ کھلا ہے، تیرے لیے بھی کھلا ہے توبہ کر لے۔

فأكثر من الاستغفار لهم

تو آج تک ان ہستیوں کے خلاف بڑی بکواس کی ہے اب اس کا کفارہ دے، ان کے لیے درود وسلام پڑھ اور ان کے رفع درجات کی دعائیں مانگ۔

مخالفت خلفائے ثلاثہ پہ موت کا انجام

اور ساتھ فرمایا کہ میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں

أما انك لو مت وأنت مخالفهم

اگر تو اس حالت میں مرا کہ تو ان ہستیوں کے خلاف ہے تو حقیقت میں تو مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی خلاف ہے اگرچہ تو سمجھتا ہے تو ان کا محب ہے۔

کیونکہ اگر تو خلفائے ثلاثہ کے خلاف ہے تو

مُتَّ علی غیرِ فطرۃ الاسلامِ

پھر تو فطرت اسلام پہ نہیں مرا، مسلمان ہو کے نہیں مرا تو غیر مسلم مرا

اگر فطرت اسلام پہ مرنا ہے تو چاروں کو مان اور چاروں کا ادب کر۔

وکانت حسناتك مثل أعمال الكفار هباءً منثوراً

اگر تو اس حالت میں مر گیا کہ جس حالت میں تو میرے پاس آیا تھا کہ تیرے دل میں خلفائے ثلاثہ کا بغض ہے اور تو مناظرے کرتا پھر رہا ہے تو بظاہر جتنے تو نے نیک کام کیے ہوئے ہیں قیامت کے دن تجھے اس سے اس کا ایک ذرہ بھی اجر نہیں ملے گا۔

تیرے نیک کام یوں ہی ہوں گے جیسے کافروں کے ہوتے ہیں

مثل اس فرمان کے

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.[1]

کافر جو مسجد حرام کی اینٹیں بھی لگاتا رہے، حاجیوں کو پانی بھی پلاتا رہے اسے کچھ نہیں ملے گا۔

كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً.[2]

کافر ہزاروں لوگوں کو صبح و شام کھانا کھلائے کہ غریب ہیں ان کے پاس کھانا کھانے کے لیے کچھ نہیں اور یہ کھانا کھلا رہا ہے تو قیامت کے دن اس کے لیے ایک ذرہ بھر بھی ثواب نہیں ہوگا۔

---

(۱) پارہ:10، سورۃ التوبۃ، الآیۃ:19۔

(۲) پارہ:18، سورۃ النور، الآیۃ:39۔

وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں بہت کچھ کر رہا ہوں جبکہ قرآن کہتا ہے وہ یوں ہی ہے جیسے دوپہر کے وقت ریت کا صحرا ہو جو کرنیں پڑنے سے ایسے لگتا ہے کہ جیسے ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے اور قریب جائیں تو ایک قطرہ بھی نہیں ہوتا۔

فرمایا اس طرح تیرے اعمال ہوں گے اور پھر

هباءً منثوراً

جب کمرے میں اندھیرا ہو اور چھوٹے سے سوراخ سے کوئی کرن اندر آرہی ہو اس کرن کے اڑنے سے جو لائن بن جاتی ہے کہ اندھیرے میں ذرات اڑ رہے ہیں وہ جو ذرات ہیں جو اس کرن میں اڑتے نظر آرہے ہیں اس طرح تیرے اعمال ہو جائیں گے۔

اگر تیرا عقیدہ خراب ہے تو تجھے تیری کسی نیکی کا ثواب نہیں ملے گا۔

اس واسطے تو اپنا سینہ صاف کر توبہ کر پھر تجھے اجر وثواب ملے گا۔

فتاب الرجل

وہ رافضی بندہ تائب ہو گیا

ورجع عن مقالته

اپنے نظریے سے اس نے رجوع کر لیا۔

یعنی جو اس نے تینوں خلفاء کے خلاف باتیں گھڑی ہوئی تھیں یا کسی نے اس کو گندے نظریات کا زہر دیا ہوا تھا تو اس نے اس سے رجوع کر لیا۔

وأناب

اس رجوع کے بعد وہ پکا یعنی سنی بنا اور اسی پر وہ قائم رہا۔

اس انداز میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک رافضی کی اصلاح کی اور صرف ایک کی ہی نہیں بلکہ اس طرح کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح کی اور اس طرح ہماری کتابوں میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے کئی مکالمے موجود ہیں اور ان کے بعض حصے روافض کی کتابوں میں موجود ہیں۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نسبت

اور یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے

ولدنی ابوبکر مرتین

ابوبکر تو میرے دوہرے باپ ہیں۔

یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کے سلسلہ نسب کی وجہ سے جو ہم نے پہلے سیمینار میں تفصیلات بیان کیں کہ وہ یہ قول کیوں کرتے تھے؟ کہ تمام سادات کے سلسلہ نسب میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی روحانیت بھی موجود ہے۔ جو بھی امام جعفر صادق کی طرف منسوب ہے تو امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں

ولدنی ابو بکر مرتین

ابوبکر میرے ایک بار نہیں میرے دوبار باپ ہیں۔

امی جان کی طرف سے بھی اور ابا جان کی طرف سے بھی یہ نسبت حاصل ہے۔

تو میں یہاں اس مناظرے کے اختتام پر اپنے ملک میں موجودہ صورتحال کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا۔ ویسے تو اس کانفرنس کے بارے میں مستقل میں پوری تقریر کروں گا جو وفاق المدارس شیعہ کے صدر اور باقی عہدے داران کی

طرف سے کی گئی اور اس پریس کانفرنس کے اندر عدالت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ماننے کا انکار کیا گیا۔

اس پریس کے اندر سارے صحابہ عادل ہیں اس پر انہوں نے تنقید کی کہ معاذ اللہ ایسا نہیں اور پھر حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ خرافات بکیں کہ وہ حدیثیں گھڑتے تھے۔ اسی طرح حضرت خالد بن ولید کے خلاف انہوں نے توہین کی اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں یہ لفظ کہا کچھ صحابہ گڑبڑ تھے معاذ اللہ۔

تو یہ ایک تو ان کا ویسے ہی ایسا طبقہ ہے جو گستاخی کا دہ وردہ ہیں، جو ان کے ہاں ان پڑھ بھی ذاکر قرار پاتے ہیں اور یہ جو ان کا ایک پڑھا لکھا طبقہ ہے اور دوسری طرف وہ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ میں اتحادی بھی ہیں۔

اب اتنے دن ہو چکے ہیں کہ انہوں نے اتنے بڑے خرافات بکے ہیں۔ کوئی ایک صحابی بھی کروڑوں ولیوں سے اوپر کا مالک ہے۔ آج کسی پیر کو پتہ نہیں کہ اس کا ولی ہونا ثابت بھی ہے یا نہیں۔ کوئی کہے تو فوراً لوگ اچھلتے کودتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب کو ایسا کیوں کہا گیا؟

اور ادھر کروڑوں کے پیر ہیں انہیں ایسا کہا گیا، انہیں گڑبڑ کہا گیا، انہیں حدیث گھڑنے والا کہا گیا، ان کی عدالت کا انکار کیا گیا، بھونکنے والوں نے کراچی میں بھونکا تاہم اس کے لحاظ سے ان سارے لوگوں سے مطالبہ کر رہے ہیں تو آگے۔ اس کے علاوہ ان کے سیالکوٹ میں جو خرافات انہوں نے کیے وہ علیحدہ ہیں، لاہور میں جو کیے وہ علیحدہ ہیں۔

اور ادھر یہ حضرات ہیں، پیران طریقت الا ماشاء اللہ اور سنی تنظیمات کے قائدین الا ماشاء اللہ۔

اس پریس کانفرنس کو اتنے دن ہو گئے ہیں لیکن ہمیں تو کوئی چیز سننے کو نہیں مل رہی اور وہ دینی مدارس کی ان کی تنظیم ہے، کالجز یا یونیورسٹیز کی تنظیم نہیں ہے لیکن وہ سکولوں کے نصاب کے بارے میں بولے ہیں کہ جو سکولوں میں نصاب بنایا گیا اس کے خلاف بولے ہیں کہ وہاں ہم پر یہ لازم کیا جا رہا ہے کہ ہم سارے صحابہ کو رضی اللہ تعالی عنہم کہیں۔

انہوں نے یہ کہا کہ ہم نہیں کہیں گے معاذ اللہ۔

یہاں ان کا اگر چہ نظریہ جھوٹ ہے، غلط ہے مگر ان کی دینی مدارس کی تنظیم وہ وہاں جا کے بھی بول رہی ہے اور ہماری دینی مدارس کی تنظیموں کے لیڈر وہ اتنے لبرل ہو گئے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کے اتنے اہم مسائل پر بھی خاموش ہیں۔

یعنی انہیں یہ ڈر نہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ بیٹھنا ہوتا ہے لہٰذا ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو گالی نہ دیں۔ وہ روزانہ وحدت کے نعرے لگاتے ہیں کہ کوئی اختلاف نہیں ہم ایک ہیں اور ایک ہیں کہہ کہہ کے ساتھ ہمارے ابو ہریرہ کو تو حدیثیں گھڑنے والا بنا رہے ہیں اور حدیثیں گھڑنے والا تو جہنمی ہوتا ہے۔

تو یہ بات بھی بڑی قابل غور ہے۔

ہمارے مذہبی لیڈر لبرل کیوں بن گئے ہیں؟ وہ اپنے جھوٹے نظریے پر بھی ڈٹے ہوئے ہیں بول رہے ہیں؟ وفاق المدارس کے لوگوں نے یہ ضروری سمجھا کہ ہم نے رد کرنا ہے اس نصاب کا جو حکومت نے بنایا ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ کوئی

دوسرا لیڈر ہو وہ رد کرلے گا ہم چونکہ مدارس والے ہیں یہ تو سکولوں کے لحاظ سے کہہ رہے ہیں۔

اگرچہ ان کا بہت غلط نظریہ ہے، جھوٹ ہے مگر اس جھوٹ پر بھی بڑے سیریس ہیں اور جھوٹ پر بھی وہ لبرل نہیں ہیں اور وہ ڈٹے ہوئے ہیں اور بول رہے ہیں جبکہ ادھر ہمارے جن لوگوں نے بولنا تھا وہ سمجھتے ہیں ہمارا یہ فرض ہی نہیں ہے۔ فرض کیا ہمارا نفل بھی نہیں ہے۔

اور اتنے دن ہو چکے ہیں اس ملک پاکستان میں انہوں نے پریس کانفرنس کر کے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ گالیاں دی ہیں اور نہ پیروں میں سے کوئی بول رہا ہے، نہ ان تنظیمات میں سے اور ہم کسی ایک تنظیم کو نہیں کہتے جو جو نہیں بول ہم سب کو کہتے ہیں اگرچہ ایک تنظیم کے لیڈر نے ہمارے خلاف پوسٹ لگوادی:

اہلسنت والجماعت کے دینی مدارس سے گزارش ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

یعنی ہم نے انہیں متوجہ کیا اس میں بھی مجرم انہوں نے ہمیں قرار دیا اور یہ تاثر دیا کہ اہلسنت کے دینی جذبات والے لوگ تو میرے ساتھ ہیں تم ایسے ہی لگے ہوئے ہو تو میں ان کو کہتا ہوں جو اہل سنت کے معمور ہیں اہل سنت کے جذبات کو ذرا چابی دو کہ وہ بولیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے خلاف ایک پوسٹ کم از کم صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کی عزت کے لیے بھی لگوادو۔ اپنے دفاع میں تو لگوادی، کیا اپنا مقام بڑا ہے؟

تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں وہ خواب وخیال میں بھی نہیں بھونکے۔ پریس کانفرنس کر رہے ہیں، ویڈیو چل رہی ہے ان کی ان کے بیانات ہر

طرف ہیں اور تمہاری طرف سے نہ اخباری بیان آیا ہے اور نہ تمہاری طرف سے کوئی پوسٹ آئی ہے۔

ایک کو نہیں بلکہ تم میں سے ہر ہر ایک کو کہہ رہا ہوں جن جن کی تم میں سے نہیں آئی خواہ وہ کوئی تنظیم ہو۔

ہم نے ان لیڈروں کا کلمہ نہیں پڑھا اور نہ ان پیروں کا پڑھا ہے

ہم نے جن کا پڑھا ہے ان کے حق میں بول رہے ہیں۔

اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے

اور قرآن وسنت نے ہمیں جن کے ادب اور احترام کا حکم دیا ہے ان کی بے ادبی ہو رہی ہے اور ان کی بے ادبی کو روکنا اور ان کی عزت پہ پہرا دینا یہ آخری سانس تک ہمارا فریضہ ہے۔

اہل سنت کی عوام اور کارکنان کو میں یہ دعوت دے رہا ہوں کہ ایسے لوگوں سے پھر قطع تعلق کر لو کہ جن لوگوں نے تمہاری دینی جذبات کی ترجمانی کی خدمات کے وقت سو جاتا ہے۔اب تمہارے دل زخمی ہیں، تمہارے جذبات سے دھواں نکل جاتا ہے کہ اس طرح اعلانیہ پاکستان کے اندر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے بارے میں سب دشتم ہو رہا ہے اور پھر وہ امر جلیل سے لے کر اس طبقے تک یہ ساری باتیں اللہ رب العزت کی الوہیت سے متصادم کی جارہی ہے چونکہ سرکار فرماتے ہیں

إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ بِي أَصْحَابًا.[1]

رب نے اپنے لیے مجھے چنا اور رب نے میرے لیے میرے صحابہ کو چنا۔

---

(1) المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر عویم بن ساعدہ، 3\732، الحدیث:6656، دار الکتب العلمیہ۔

تو اللہ تعالی کے چناؤ پر اعتراض کیا اللہ کی توہین نہیں ہے؟ اللہ تعالی کو جہالت کا طعنہ دینا نہیں ہے؟ سراسر معاذ اللہ اللہ رب العزت پر اعتراض ہے کہ تو کن کو چنتا رہا جنہوں نے حدیثیں گھڑنی تھیں، تجھے پتہ ہی نہیں تھا معاذ اللہ

جبکہ اللہ تعالیٰ کو تو سارا پتہ تھا، انہیں ہی چنا جو عدل والے تھے اور جن کے بارے میں رب ذوالجلال نے رضی اللہ عنہم کہہ دیا۔ آج کون کالا ایسا ہے جو ان کے بارے میں اپنے خرافات بکے اور اعتراضات کرے۔

لہٰذا عدالت صحابہ کے بارے میں اگر کسی کے پیٹ میں مروڑ ہے اس عدالت کو ثابت کرنے کے لیے ہم فقیر حاضر ہیں لیکن ہم کسی کو بھونکنے نہیں دیں گے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم میں سے کسی بھی صحابی کی شان کے بارے میں اگر کسی کا کوئی مسئلہ ہے تو وہ اس مقصد کے لیے آمنے سامنے بیٹھے۔ ہم ایوارڈ لینے کے لیے نہیں، ہم ان کو دندان شکن جواب دینے کے لیے کہہ رہے ہیں۔

حکومت ہمیں بلا لے ان کے مقابلے میں ہم ان کی بیٹریاں خاموش کریں گے ان شاء اللہ لیکن دوسری طرف سے اتنا ظلم ہو رہا ہے اور جب ہم متوجہ کرتے ہیں پھر الٹا ہمیں ہی کوسا جا رہا ہے اور ایسی بوگس پوسٹ لگا کر اور مگرمچھ کے آنسو بہا کر پھر اصل مسئلے سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے

اس بنیاد پر میں ایک بار پھر ان لوگوں سے مطالبہ کر رہا ہوں اور میں نے پہلے اس اجتماعی گفتگو کے لحاظ سے نہ کسی کا نام لیا، نہ اب لے رہا ہوں لیکن سب کو پتہ ہے وہ کیا کر رہے ہیں؟ اور قیامت کے دن سب نے اس کا جواب دینا ہے؟

اب وقت ہے

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا

ساتھ ہی بلوچستان کے اندر جو ملک کی سالمیت پر حملہ کیا جا رہا ہے، ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور میں وہ اکیلا انسان ہوں جس نے اس وقت بھی کہا تھا جب تحریک طالبان پاکستان سے لوگ جھپیاں ڈال رہے تھے تو میں نے کہا تھا یہ سانپ ہیں، ان کو مت پالو۔

آج وہی ٹی ٹی پی فوج پہ حملے کر رہی ہے اور وہی علیحدگی پسند لوگ بلوچستان میں بھارت کے فنڈ اور AIDS (مدد) پر افواج پاکستان کے جوانوں کو شہید کر رہے ہیں ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

اور پھر یہ کہتے ہیں کہ جو پاکستان کے اندر دہشت گردی کرنے والے ہیں اور خود دہشت گرد اور ان کے جتنے سہولت کار ہیں ان کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے۔ پہلے بھی یہ آگ پاکستان کے سیکورٹی فورسز کے نوجوانوں کے خون نے بڑی مشکل سے بجھائی تھی، اپنا خون چھڑک کے اب پھر وہ شہادتیں پیش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان جوانوں کو فردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ پاکستان کو امن و آشتی کا گہوارہ بنائے اور پاکستان میں دہشت گردی کرنے والوں کو اللہ نیست و نابود فرمائے۔ آمین

وآخر دعوی ان الحمد للہ رب العلمین

هذه مناظرة جعفر بن محمد الصادق رضى الله عنه مع الرافضى

هذه مناظرة بين الإمام جعفر الصادق رضى الله عنه مع أحد الرافضة وتوجد منها نسختان: النسخة الأولى نسخة تركيا فى خزانة شهيد على باشا باستنبول ضمن مجموع رقمه 2764 حوى عدة رسائل فى العقيدة والحديث هذه الرسالة الحادية عشرة منه.

النسخة الثانية نسخة الظاهرية وقد وقعت ضمن مجاميعها فى المجموع رقم 111 وهى الرسالة التاسعة عشر منه.

محقق الكتاب: على بن عبد العزيز العلى آل شبل.

الناشر: دار الوطن-السعودية-الرياض

بسم الله الرحمن الرحيم

حدثنا الشيخ الفقيه أبو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن سعيد الأنصارى البخارى - قراءة عليه بمكة حرسها الله سنة خمس وثلاثين وأربعمائة قال: أخبرنا أبو محمد عبد الله بن مسافر قال أخبرنا أبو بكر بن خلف بن عمر بن خلف الهمذانى قال حدثنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن أزمة قال:

حدثنا أبو الحسن بن على الطنافسى قال: حدثنا خلف بن محمد القطوانى قال: حدثنا على بن صالح قال:

جاء رجل من الرافضة إلى جعفر بن محمد الصادق كرم الله وجهه. فقال:

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، فرد عليه السلام فقال الرجل:

1- يابن رسول الله من خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟

فقال جعفر الصادق رحمة الله عليه: أبو بكر الصديق رضى الله عنه.

2- قال: وما الحجة فى ذلك؟

قال: قوله عز وجل ((إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا)){التوبة 40}

فمن يكون أفضل من اثنين الله ثالثهما؟

وهل يكون أحد أفضل من أبى بكر إلا النبى صلى الله عليه وسلم؟!

3- قال له الرافضى: فإن على بن أبى طالب عليه السلام بات على فراش النبى صلى الله عليه وسلم غير جزع ولا فزع.

فقال له جعفر : و كذلك أبو بكر كان مع النبى صلى الله عليه وسلم غير جزع ولا فزع.

4-قال له الرجل: فإن الله تعالى يقول بخلاف ما تقول!.قال له جعفر : وما قال ؛قال : قال الله تعالى ((إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا)) فلم يكن ذلك الجزع خوفاً ؛ (فى نسخة الظاهرية١" أفلم يكن...١"

قال له جعفر : لا ! لأن الحزن غير الجزع والفزع ، كان حزن أبي بكر أن يقتل النبى صلى الله عليه وسلم ، ولا يدان بدين الله فكان حزن على دين الله وعلى نبى الله صلى الله عليه وسلم ولم يكن حزنه على نفسه كيف وقد ألسعته أكثر من مئة حريش فما قال: حس ولا ناف!

5-قال الرافضى : فإن الله تعالى قال ((إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ)){المائدة55}

نزل فى على بن أبي طالب حين تصدق بخاتمه وهو راكع

فقال النبى صلى الله عليه وسلم ((الحمد لله الذى جعلها فى وفى أهل بيتى))

فقال له جعفر : الآية التى قبلها فى السورة أعظم منها ،

قال الله تعالى ((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ)){المائدة54}

وكان الارتداد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ؛ ارتدت العرب بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ،واجتمعت الكفار بنهاوند.

وقالوا : الرجل الذين كانوا يتنصرون به - يعنون النبي - قد مات ، حتى قال عمر رضي الله عنه: اقبل منهم الصلاة ، ودع لهم الزكاة.

فقال: لو منعوني عقالا مما كانوا يؤدون إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم عليه ولو اجتمع على عدد الحجر والمدر والشوك والشجر والجن والإنس لقاتلتهم وحدي. وكانت هذه الآية أفضل لأبي بكر.

6- قال له الرافضي : فإن الله تعالى قال : ((الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً)) {البقرة 274}

نزلت في علي عليه السلام كان معه أربعة دنانير فأنفق ديناراً بالليل وديناراً بالنهار وديناراً سراً وديناراً علانية فنزلت فيه هذه الآية.

فقال له جعفر عليه السلام : لأبي بكر رضي الله عنه أفضل من هذه في القرآن.

قال الله تعالى ((وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ (1)) قسم الله.

((وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ (2) وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ (3) إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ (4) فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ (5) وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ (6)) أبو بكر

((فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ (10)) أبو بكر

((وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى (17))) أبو بكر

((الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى)) أبو بكر

((وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى (19) إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى (20) وَلَسَوْفَ يَرْضَى (21))) أبو بكر.

أنفق ماله على رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعين ألفاً حتى تجلل بالعباء. فهبط جبريل عليه السلام فقال الله العلي الأعلى يقرئك السلام.

ويقول: اقرأ على أبي بكر مني السلام. وقل له أراض أنت عني في فقرك هذا. أم ساخط؟

فقال: أسخط على ربي عز وجل؟! أنا عن ربي راض. أنا عن ربي راض. أنا عن ربي راض. ووعده الله أن يرضيه.

7- قال الرافضي: فإن الله تعالى يقول ((أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ)) { التوبة 19 } نزلت في علي عليه السلام.

فقال له جعفر عليه السلام: لأبي بكر مثلها في القرآن. قال الله تعالى ((لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى)) { الحديد 10 }

وكان أبو بكر أول من أنفق ماله على رسول الله صلى الله عليه وسلم. وأول من قاتل. وأول من جاهد.

وقد جاء المشركون فضربوا النبي صلى الله عليه وسلم حتى دمي
.وبلغ أبي بكر الخبر فأقبل يعدو في طرق مكة

يقول : ويلكم أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ؟

فتركوا النبي صلى الله عليه وسلم وأخذوا أبا بكر فضربوه، حتى ما تبين أنفه من وجهه.

وكان أول من جاهد في الله، وأول من قاتل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأول من أنفق ماله،

وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ما نفعني مال كمال أبي بكر)).

8-قال الرافضي فإن علياً لم يشرك بالله طرفة عين.

قال له جعفر : فإن الله أثنى على أبي بكر ثناءً يغني عن كل شئ .قال الله تعالى

((وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ)) محمد صلى الله عليه وسلم،

((وَصَدَّقَ بِهِ)) {الزمر 33} أبو بكر.

وكلهم قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم كذبت

وقال أبو بكر : صدقت،

فنزلت فيه هذه الآية : آية التصديق خاصة، فهو التقي النقي المرضي الرضي، العدل المعدل الوفي.

9-قال الرافضي : فإن حب علي فرض في كتاب الله،

قال الله تعالى ((قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ))
{الشورى 23}

قال جعفر: لأبي بكر مثلها.

قال الله تعالى ((وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ)) {الحشر 10}

فأبو بكر هو السابق بالإيمان. فالاستغفار له واجب ومحبته فرض وبغضه كفر.

10- قال الرافضي: فإن النبي صلى الله عليه وسلم قال ((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا))

قال له جعفر: لأبي بكر عند الله أفضل من ذلك؛

حدثني أب عن جدي عن علي بن أبي طالب عليه السلام قال: كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وليس عنده غيري. إذ طلع أبو بكر و عمر رضي الله عنهما.

فقال النبي صلى الله عليه وسلم ((يَا عَلِيُّ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابِهَا- في الظاهرية شبابهم-

فيما مضى من سالف الدهر في الأولين وما بقي في غابره من الآخرين. إلا النبيين والمرسلين. لا تخبرهما يا علي ما داما حيين)) فما أخبرت به أحداً حتى ماتا.

11- قال الرافضي: فأيهما أفضل فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم أم عائشة بنت أبي بكر؟

فقال جعفر: بسم الله الرحمن الرحيم

((يس. وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ)) ، ((حم . وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ))

{الدخان:1,2}،

فقال : أسألك أيهما أفضل فاطمة ابنة النبى صلى الله عليه وسلم أم عائشة بنت أبي بكر ،تقرأ القرآن؟

فقال له جعفر : عائشة بنت أبي بكر زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم معه فى الجنة ،وفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم سيدة نساء أهل الجنة.

الطاعن على زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم لعنه الله ، والباغض لابنة رسول الله خذله الله.

12-فقال الرافضى: عائشة قاتلت علياً ،وهى زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

فقال به جعفر : نعم ، ويلك قال الله تعالى ((وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ)){الأحزاب53}

13-قال له الرافضى: توجد خلافة أبي بكر و عمر وعثمان وعلى فى القرآن؟

قال نعم ، وفى التوراة والإنجيل .قال الله تعالى ((وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ)) {الأنعام165}

وقال تعالى ((أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ)){النمل62}

وقال تعالى ((لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ)){النور 55}

14- قال الرافضي: ابن رسول الله، فأين خلافتهم في التوراة والإنجيل؟

قال له جعفر: ((مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ)) أبو بكر،

((أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ)) عمر بن الخطاب،

((رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ)) عثمان بن عفان،

((تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا)) علي بن أبي طالب ((سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ))

أصحاب محمد المصطفى صلى الله عليه وسلم،

((ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ)).

قال: ما معنى في التوراة والإنجيل؟

قال: محمد رسول الله والخلفاء من بعده أبي بكر وعمر وعثمان وعلي، ثم لكزه في صدره!.

قال: ويلك! قال الله تعالى

((كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ)) أبو بكر ((فَاسْتَغْلَظَ)) عمر ((فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ)) عثمان ((يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ)) علي بن أبي طالب ((وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا)){الفتح: 29} أصحاب محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم رضي الله عنهم

ويلك !. حدثني أبي عن جدي عن علي بن أبي طالب قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

((أنا أول من تنشق الأرض عنه ولا فخر . ويعطيني الله من الكرامة ما لم يعط نبي قبلي . ثم ينادي قرّب الخلفاء من بعدك فأقول: يارب ومن الخلفاء ؟

فيقول : عبد الله بن عثمان أبو بكر الصديق . فأول من ينشق عنه الأرض بعدي أبو بكر . فيوقف بين يدي الله . فيحاسب حساباً يسيراً . فيكسى حلتين خضراوتين ثم يوقف أمام العرش.

ثم ينادي منادٍ أين عمر بن الخطاب ؟ فيجئ عمر وأوداجه تشخب دماً فيقول من فعل بك هذا ؟

فيقول : عبد المغيرة بن شعبة . فيوقف بين يدي الله ويحاسب حساباً يسيراً ويكسى حلتين خضراوتين. ويوقف أمام العرش.

ثم يؤتى عثمان بن عفان وأوداجه تشخب دماً فيقال من فعل بك هذا ؟

فيقول : فلان بن فلان . فيوقف بين يدي الله فيحاسب حساباً يسيراً ويكسى حلتين خضراوتين . ثم يوقف أمام العرش.

ثم يدعى علي بن أبي طالب فيأتي وأوداجه تشخب دماً فيقال من فعل بك هذا ؟

فيقول : عبدالرحمن بن ملجم ، فيوقف بين يدى الله ويحاسب حساباً يسيراً ويكسى حلتين خضراوتين، ويوقف أمام العرش.

قال الرجل: يابن رسول الله، هذا فى القرآن؟ قال نعم قال الله تعالى ((وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ)) أبو بكر وعمر وعثمان وعلى ((وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ)){الزمر 69}

فقال الرافضى : يابن رسول الله ، أيقبل الله توبتى مما كنت عليه من التفريق بين أبى بكر وعمر وعثمان وعلى؟ قال: نعم، باب التوبة مفتوح فأكثر من الاستغفار لهم .أما انك لو مت وأنت مخالفهم مت على غير فطرة الإسلام وكانت حسناتك مثل أعمال الكفار هباءً منثوراً .فتاب الرجل ورجع عن مقالته وأناب.

نقلها أبو عمر المنهجي-شبكة الدفاع عن السنة

نماذج من المخطوطة التركية

هذه مناظرة جعفر بن محمد الصادق رضي الله عنه مع الرافضي
تصنيف الشيخ الإمام أبي القاسم عبد الرحمن بن محمد الأنصاري البخاري
قدس الله روحه

بسم الله الرحمن الرحيم رب أعن

حدثنا الشيخ الفقيه أبو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن عبد ... بن سعيد ...
البخاري قراءة عليه ... سنة خمس وثلاثين وأربعمائة
قال حدثنا أبو محمد عبد الله بن ... قال ثنا أبو بكر خلف بن عمر بن خلف
العكبري ... ثنا أبو الحسن أحمد بن محمد ... قال حدثنا أبو الحسين
بن علي الطنافسي قال حدثنا خلف بن محمد القطواني قال حدثني علي بن صالح قال
جاء رجل من الرافضة إلى جعفر بن محمد الصادق كرم الله وجهه فقال
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه السلام فقال له الرجل يا ابن رسول الله
من خير الناس بعد رسول الله فقال جعفر الصادق رحمة الله عليه
أبو بكر الصديق رضي الله عنه قال وما الحجة في ذلك قال قوله عز وجل الا تنصروه
فقد نصره الله الآية فمن يكون أفضل من اثنين الله ثالثهما وهل يكون
أفضل من أبي بكر إذ هما ... النبي ... قال له الرافضي فإن علي بن أبي طالب عليه السلام بات على
فراش رسول الله صلعم غير جزع ولا فزع فقال له جعفر وكذلك أبو بكر
كان مع النبي صلى الله عليه وسلم غير جزع ولا فزع قال له الرجل فإن الله تعالى

يقول بخلاف ما تقول قال له جعفر وما قال الله إذ يقول لصاحبه
لا تحزن إن الله معنا فلم يكن ذلك إلا من جزع قال له جعفر لا لأن الحزن
غير الجزع والفزع كان حزن أبي بكر أن يقتل النبي صلى الله عليه وسلم ولا
يدان بدين الله فكان حزنه على دين الله وعلى نبي الله صلعم ولم يكن حزنه
على نفسه كيف وقد لسعته أكثر من مائة حية فما قال حس ولا ...
فقال الرافضي فإن الله تعالى قال إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين
يقيمون الصلاة نزلت في علي بن أبي طالب تصدق بخاتمه وهو راكع فقال
النبي صلى الله عليه وسلم الحمد لله الذي جعلها في وفي أهل بيتي فقال له جعفر
الآية التي قبلها في السورة أعظم منها قال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا
من يرتد منكم عن دينه فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه وكان
... ارتد ... بعد رسول الله صلعم وارتدت العرب بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم واجتمعت
... الكفار منها ... قالوا الرجل الذي كانوا ينتصرون به ... النبي صلعم
... حتى قال عمر رضي الله عنه اقبل منهم الصلاة ودع لهم الزكاة
فقال ... صلى الله عليه وسلم

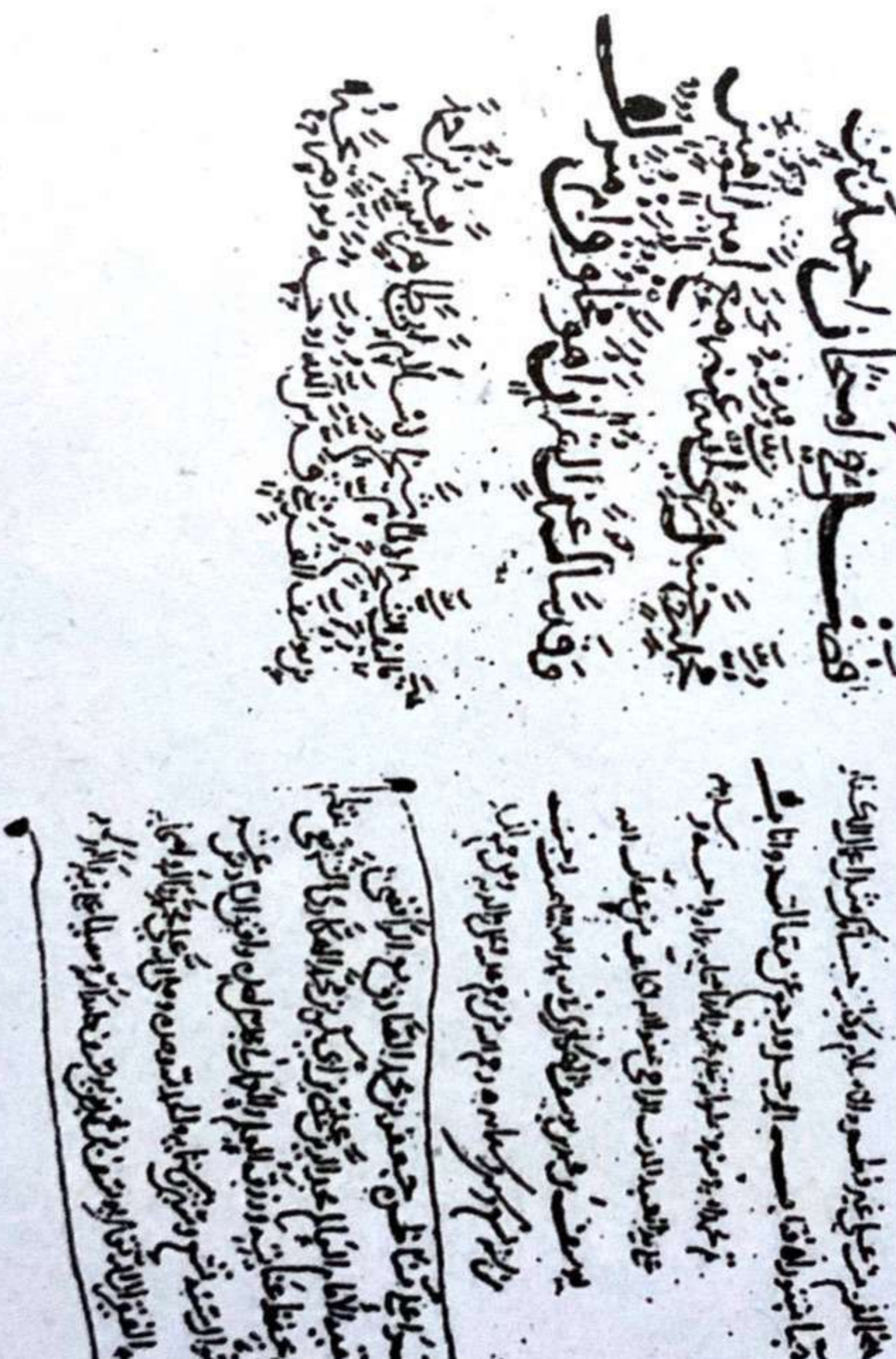
فصل في امتحان احمد بن
محمد بن حنبل رضي الله عنه مع امير المومنين
وقد سأله عن القرآن اهو مخلوق ام لا
قال الشيخ الامام شيخ الاسلام ابن طاهر ابرهيم بن احمد
بن يوسف القرشي قدس الله روحه ونور ضريحه
فتاب ... الزجر ورجع عن مقالته واناب
مناظرة جعفر بن محمد الصادق مع الرافضي
الفقيه الامام العالم مجد الدين علي بن ابي بكر بن محمد العكاري الشافعي

صورة سماعات وأوائل مخطوطة الظاهرية

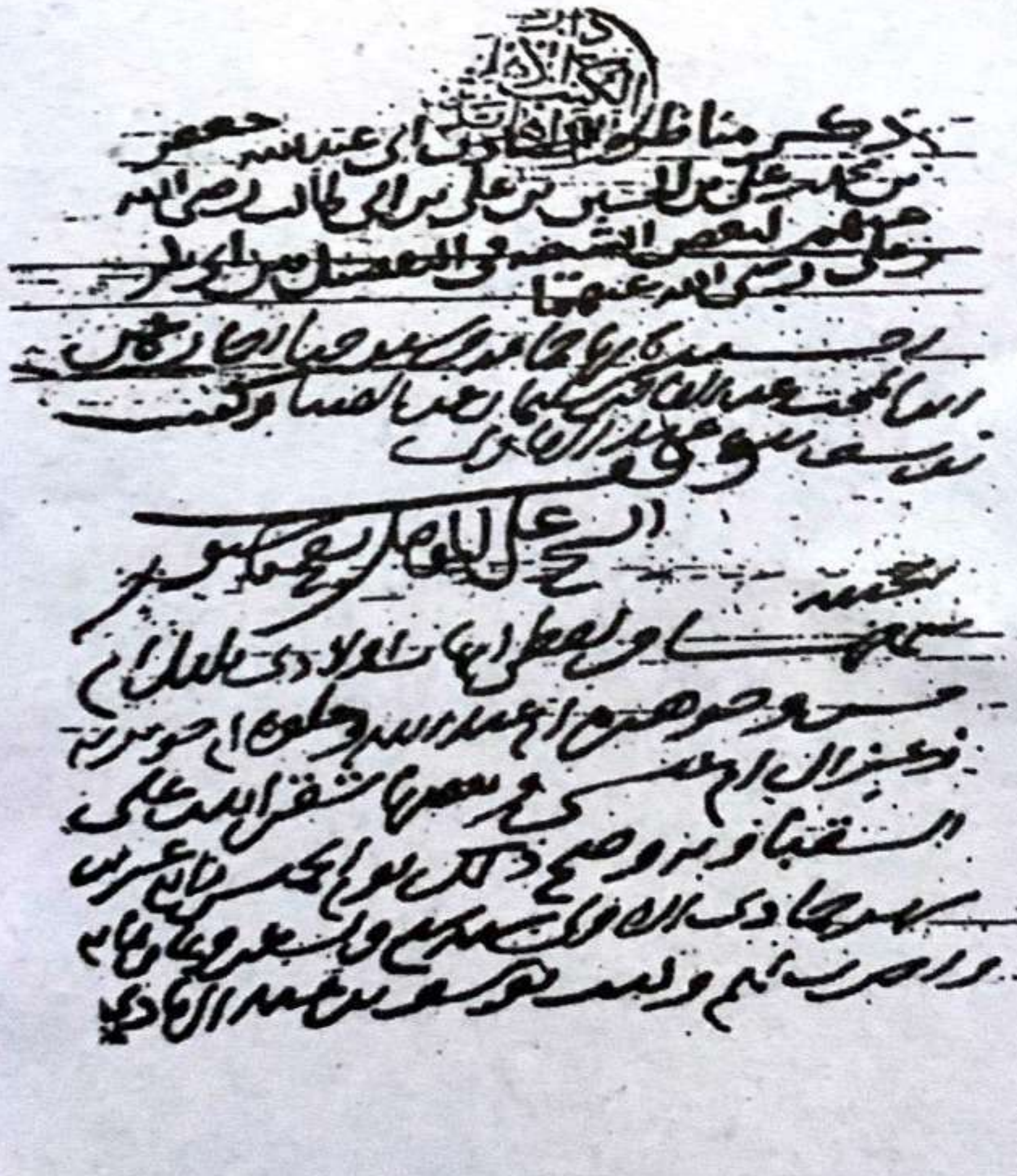
ذكر مناظرة ابي عبد الله جعفر
بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله
عنهم لبعض الشيوخ

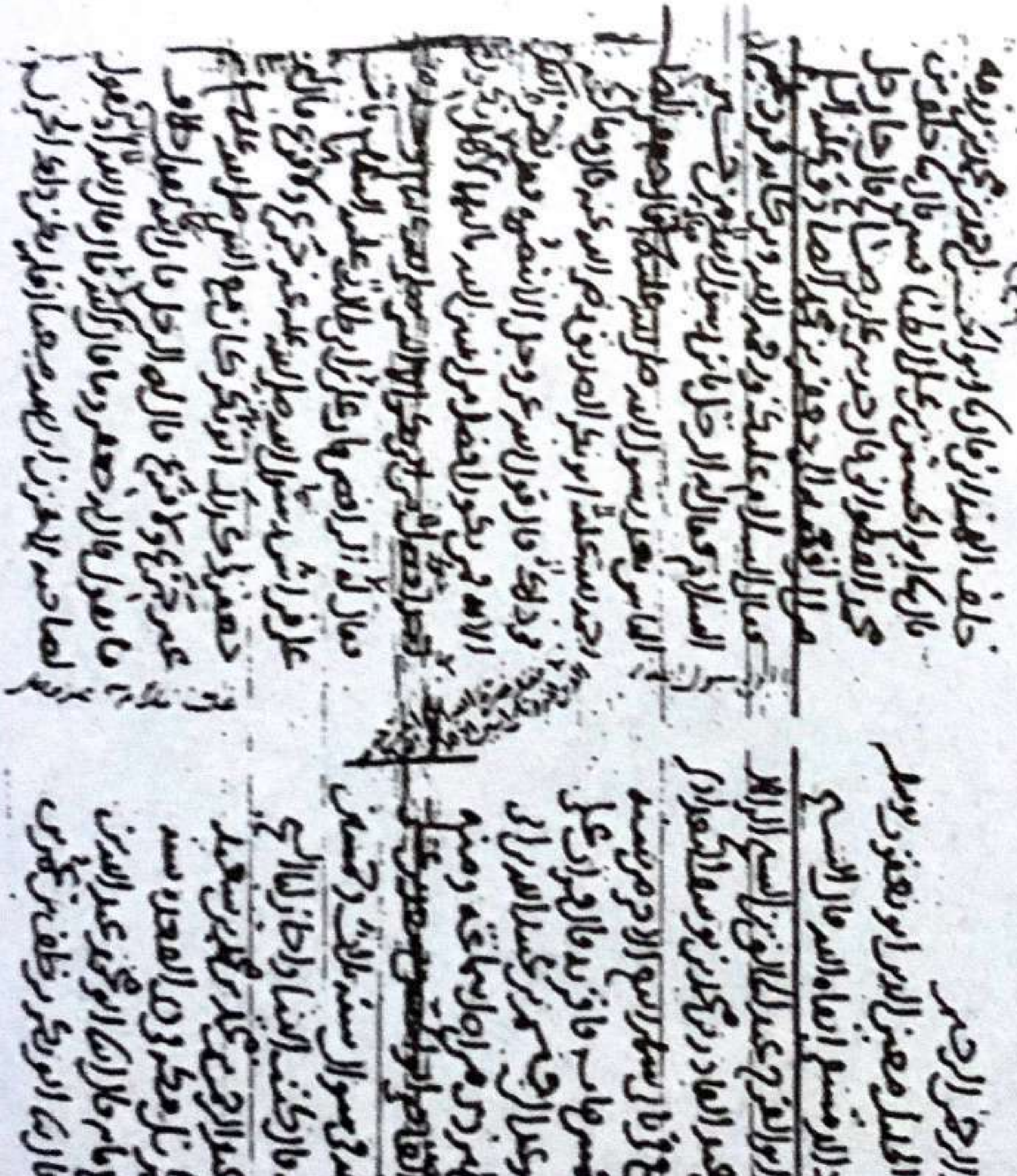

بسم الله الرحمن الرحيم
اخبرنا الشيخ الجليل معين الدين ابو يعقوب يوسف
ابن هبة الله بن محمود الدمشقي ابقاه الله قال الشيخ
الامين العالم السعيد ابو الفرج عبد الخالق بن الشيخ الزاهد
ابي الحسين احمد بن عبد القادر بن محمد بن يوسف البغدادي
قراءة عليه ونحن نسمع في ثاني عشر ربيع الآخر من سنة
ست واربعين وخمس مائة فاقر به قال اخبرنا
الشيخ الصالح ابو سعد [illegible] بن عبد الله بن ابي
الفضل بن الحسن الهروي [illegible]
[illegible] القاضي ابو الحسين [illegible]
ابن بندار رحمه الله في شوال سنة ثلاث وخمسين
واربع مائة فاقر به قال كتب الينا واجاز لنا الشيخ
الفقيه ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن سعيد
الاسفرايني [illegible] بمكة في ذي القعدة سنة
خمس وثلاثين واربع مائة حدثنا ابو محمد عبد الله بن
مسافر [illegible] قال ثنا ابو بكر [illegible]

٢٤٩
خلف الهمذاني قال ثنا ابو الحسين احمد بن محمد بن زرعة
قال ثنا ابو الحسين بن علي الطنافسي قال ثنا خلف بن
محمد القطواني قال حدثني عمر بن صالح قال جاء رجل
الى ابي عبد الله جعفر بن محمد الصادق عليه السلام
فقال السلام عليك ورحمة الله وبركاته فرد عليه
السلام فقال له الرجل يا ابن رسول الله من خير
الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال جعفر الصادق
[illegible] ابو بكر الصديق رضي الله عنه قال وما حجتك
في ذلك قال قول الله عز وجل الا تنصروه فقد نصره الله
[illegible]
[illegible] افضل من ابي بكر الا النبي [illegible]
فقال له الرافضي فان علي بن ابي طالب عليه السلام بات
على فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم غير جزع ولا فزع فقال
جعفر كذلك ابو بكر كان مع النبي صلى الله عليه وسلم
غير جزع ولا فزع فقال له الرجل فان الله تعالى يقول خلاف
ما تقول فقال جعفر وما قال قال قال الله [illegible] اذ يقول
لصاحبه لا تحزن ان الله معنا [illegible]

قرأت جميع هذا الجزء على الإمام العالم ضياء الدين محمد عبد الواحد أحمد المقدسي
في يوم الأربعاء العشرين من ذي الحجة من سنة أربع وثلاثين وستمائة وكتب محمد بن عمر بن
عبد الملك الدمشقي سمع جميع هذا الجزء من لفظ الشيخ محمد ... محمد البعقي وعمر
ابن الفتح بن ... وشادي بن عبد الله بن محمد وأحمد عبد الرحمن ابن أبي بكر المقدسي نسيان
وطرخان بن نصر بن طرخان الحوراني وكتب محمد عبد الواحد أحمد المقدسي
والحمد لله وحده وصلى الله على محمد وآله وسلم قرأت جميع هذا الجزء على شيخنا
وسيدنا الإمام الحافظ الضابط ضياء الدين أبي عبد الله محمد عبد الواحد ... سمعه
أحمد ... وكتب إسحاق بن إبراهيم بن يحيى وذلك في ... عشر ربيع الأول سنة
أربعين وستمائة والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم
قرأت هذا الجزء جميعه على الشيخ الإمام الحافظ ... ضياء الدين أبي عبد الله
محمد عبد الواحد مد الله في عمره في يوم الجمعة في العشر الأول من شهر جمادى
الآخرة من سنة ... وأربعين وستمائة والحمد لله وصلى ...

وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وسلم تسليما وحسبنا الله ونعم
الوكيل كتبه ابو بكر بن محمد بن طرخان حامدا لله ومصليا على
رسوله ومسلما نقله [illegible] ما وجده على [illegible]

[illegible] هذه المناظرة [illegible]
على الشيخ الامام العالم الزاهد العابد شمس الدين
ابي عبد الله محمد بن عبد الرحيم بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمن
[illegible] ابي بكر محمد بن طرخان بن ابي الحجر
بن عبد الله [illegible] بسماعهما [illegible] على الحافظ [illegible]
ابي عبد الله محمد بن عبد الواحد بن احمد المقدسي قال انا ابو
الحسن عبد الحق بن عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن يوسف
ان القاضي ابا بكر محمد بن عبد الباقي بن محمد الانصاري اجاز لهم
في كتابه ان ابا اسحق ابراهيم بن عمر بن احمد البرمكي اذن
لهم في الرواية قال انا ابو الفتح يوسف بن عمر بن مسرور
القواس اجازة قال ثنا ابو بكر بن صدقة المؤدب
الاصبهاني ثنا ابو بكر احمد بن [illegible] بن العباس بن
راشد بن خالد مولى محمد بن سليمان بن علي بن عبد الله بن
العباس بن عبد المطلب املاء قال ثنا احمد بن عبد العزيز
الجوهري بالبصرة قال ثنا علي بن محمد [illegible]

محمد الطنافسي قال ثنا خالد بن محمد القطواني قال ثنا علي
بن صالح بن حي قال جاء رجل من الروافض الى جعفر بن
محمد الصادق عليه السلام فقال السلام عليك يا ابن
رسول الله ورحمة الله وبركاته من خير الناس بعد رسول
الله صلى الله عليه وسلم [illegible] المناظرة اجمع سمع ابو بكر
احمد بن [illegible] الاول [illegible]
عبد الحميد بن محمد بن غنيم [illegible] واحمد بن [illegible]
ومحمد بن [illegible] ابراهيم بن علي الواسطي ومحمد بن احمد
بن عبد الرحمن [illegible] السوادي الاصل [illegible]
في يوم الاثنين [illegible] سنة اربع
وسبعين [illegible] بالمدرسة [illegible]
[illegible] وسمع معهم [illegible] خليل بن
عبد القادر [illegible] المقدسي [illegible]
[illegible] عفا الله عنه
حامدا لله تعالى على نعمه ومصليا على محمد وآله وسلم

فہم دین
15 جلدیں
مجموعہ خطابات کنز العلماء ڈاکٹر مولانا محمد اشرف آصف جلالی
غائبانہ جنازہ جائز نہیں
محاسن اخلاق
صراط مستقیم پبلیکیشنز کی مزید مطبوعات
ارکان اسلام
القول السدید
سیدہ فاطمہ
صراط مستقیم پبلیکیشنز
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
0315, 0321-9407699
Vasi
0321
8654956